تمت بالخیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّرْف

سبق نمبر (۱)

صرف کی تعریف | **صرف** وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے ÷

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر سکے

کلمہ کی تعریف اور تقسیم | جو لفظ با معنی اور مفرد ہو اُس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف ÷

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنے بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا)

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسم فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جا سکتی ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اس میں "اٰمنت" فعل۔ "ب" حرف۔ "اللہ" اسم ہے ÷ **تنبیہ** فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا ÷

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +

ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانہ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) +

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ آئندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)۔

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) +

تنبیہ:۔ بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے (دیکھو صفحہ ۲۲)

لازم و متعدی جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے لازم کہتے ہیں جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اسے **متعدی** جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

معروف و مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے **معروف** کہیں گے جیسے خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰہُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو **مجہول** کہلائے گا۔ جیسے فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +

مثبت و منفی اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اس کو مثبت کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ و یَخْلُقُ ورنہ **منفی** جیسے مَا خَلَقَ و لَا یَخْلُقُ + (نہیں پیدا کیا اس نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کریگا وہ)

سبق نمبر (۲)

ماضی کا بیان!

فعل ماضی کے جتنے صیغے اردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں عربی زبان میں اُن کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہوگا یا مخاطب یا غائب پھر اُن میں سے ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے

۳ صیغے مذکر متکلم کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث متکلم کیلئے
۳ صیغے مذکر مخاطب کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث مخاطب کیلئے
۳ صیغے مذکر غائب کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث غائب کیلئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں اُن کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

تنبیہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے ؛

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردان	صیغہ				معنے
فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب		کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں
فَعَلَا	تثنیہ				کیا اُن دو مردوں نے ״ ״
فَعَلُوْا	جمع				کیا اُن سب مردوں نے ״ ״
فَعَلَتْ	واحد	مؤنث			کیا اُس ایک عورت نے ״ ״
فَعَلَتَا	تثنیہ				کیا اُن دو عورتوں نے ״ ״
فَعَلْنَ	جمع				کیا ان سب عورتوں نے ״ ״
فَعَلْتَ	واحد	مذکر	حاضر		کیا تو ایک مرد نے ״ ״
فَعَلْتُمَا	تثنیہ				کیا تم دو مردوں نے ״ ״
فَعَلْتُمْ	جمع				کیا تم سب مردوں نے ״ ״
فَعَلْتِ	واحد	مؤنث			کیا تو ایک عورت نے ״ ״
فَعَلْتُمَا	تثنیہ				کیا تم دو عورتوں نے ״ ״
فَعَلْتُنَّ	جمع				کیا تم سب عورتوں نے ״ ״
فَعَلْتُ	واحد	مذکر	مؤنث	متکلم	کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے ״ ״
فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع	مذکر	مؤنث		کیا ہم دو مردوں ״ ״ یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے ״ ״

فَعَلْتُمَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔
فَعَلْتُ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔
فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے

سبق نمبر (۳)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

صیغہ	علامت
فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
فَعَلَا	میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوْا	میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلَتْ	میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلَتَا	میں "ا" علامت تثنیہ مونث و ضمیر فاعل اور "ت" علامت
فَعَلْنَ	میں "ن" مفتوح علامت جمع مونث غائب و ضمیر فاعل ہے
فَعَلْتَ	میں "ت" مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	میں "تُمَا" کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مونث مخاطب ہوتی ہے۔
فَعَلْتُمْ	میں "تم" علامت و ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مونث مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	
فَعَلْتُنَّ	میں "تُنَّ" ضمیر فاعل اور علامت جمع مونث مخاطب ہے۔
فَعَلْتُ	میں "ت" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔
فَعَلْنَا	میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔
فاعل کا	فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَیْدٌ و فَعَلَتْ هِنْدٌ اور کبھی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اے هُوَ وهِنْدٌ فَعَلَتْ۔ اے هِيَ

فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف لکھا جاتا ہے وہ واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے۔

سبق نمبر (۴)

امثلۂ مشتقیہ ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم جیسے فَعُلَ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:۔

فَعَلَ کی مثالیں۔ فَتَحَ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) اَکَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں۔ شَرِبَ (اس نے پیا) لَبِسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا) عَلِمَ (اس نے جانا) جَهِلَ (اس نے نہ جانا) شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَهِمَ (اس نے سمجھا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں۔ بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) کَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا۔ شَرُفَ (وہ شریف ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) کَبُرَ (وہ بزرگ ہوا۔ ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)

سوالات! (۱) جَلَسْتَ ۔ دَخَلْنَا ۔ اَکَلْنَا ۔ شَرِبْنَا ۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے معنے کیا ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ ۔ سَمِعْتِ ۔ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) کَثُرُوْا ۔ کَثُرْنَ ۔ کَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب ۔ سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب ۔ کَرُمَ سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو؟

اُس عورت نے گواہی دی ۔ میں نے سنا ۔ وہ مرد بزرگ ہوا ۔ تم سب نے کیا تھا

سبق نمبر (۵)

ماضی مجہول کا بیان | ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دیجائے اور تیسرا حرف اپنی اصلی حالت پر رہے گا جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی :-

بحث اثبات ...... ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	مذکر غائب
فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	مؤنث غائبہ
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	مذکر مخاطب
فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	مؤنث مخاطب
فُعِلْتُ	فُعِلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ | ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہینگے۔ "فُتِحَ" (وہ کھولا گیا) ضُرِبَ (وہ مارا گیا) سُمِعَ (وہ سنا گیا) عُلِمَ

یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ وغیرہ ÷

مَا و لَا کا استعمال | یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہوکر نفی کے معنے پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی) ÷ [ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ — میں دیکھیے]

سبق نمبر (۶)

مضارع کا بیان!

مضارع بنانے کا قاعدہ مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:۔

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب

ت آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب

ا۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔

اعراب:۔ مضارع کا حرف آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر چار تثنیوں کے آخر میں (ن مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو...... **نونِ اعرابی** کہتے ہیں۔

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اس کو **نونِ ضمیر** کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی۔

یہ چاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہوتا ہے۔

* نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف

گردان	صیغہ			معنے
يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد " "
يَفْعَلُونَ	جمع			کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد " "
تَفْعَلُ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں " "
يَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں " "
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد " "
تَفْعَلُونَ	جمع			کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد " "
تَفْعَلِينَ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں " "
تَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں " "
أَفْعَلُ*	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت " "
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث		کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد - یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں اب یا آئندہ

تَفْعَلُ :- یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ :- یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے

* أَفْعَلُ :- میں مذکر و مؤنث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ و جمع اور نیز مذکر و مؤنث متکلم مشترک ہے

سبق نمبر (۷)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غائب ہے۔
یَفْعَلَانِ	میں یٰ حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نونَ اعرابی ہے۔
یَفْعَلُوْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور و علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نونَ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	میں تَ حرف مضارع و علامت غیبت ہے۔
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع و علامت غیبت اور آ علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نونَ اعرابی ہے۔
یَفْعَلْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت اور نون ضمیر جمع مؤنث فاعل فعل ہے۔
تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نونَ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُوْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور و نَ مثل یَفْعَلُوْنَ کے
تَفْعَلِیْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور یٰ علامت واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نونَ اعرابی ہے
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور الف و نونَ مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔
تَفْعَلْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب اور نونَ مثل یَفْعَلْنَ کے
اَفْعَلُ	میں آ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم۔
نَفْعَلُ	میں نَ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر۔

سبق نمبر (۸)

امثلہ مشقیہ: مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم جیسے یَفْعُلُ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ اُن کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:-

یَفْعَلُ کی مثالیں:- یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا) یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پئے گا) یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا)۔

یَفْعِلُ کی مثالیں:- یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئے گا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا)

یَفْعُلُ کی مثالیں:- یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا) یَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) یَكْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا)

سوالات: (۱) یَجْلِسُوْنَ۔ تَدْخُلُوْنَ۔ تَأْكُلِیْنَ۔ یَشْرَبْنَ۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبْنَ۔ اَضْرِبُ کیا کیا صیغے ہیں؟ اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہوکر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو!!

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں۔ تو سنتی ہے؟

حسبنا ۷۹

سبق نمبر (۹)

مضارع مجہول کا بیان | مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔

گردان اس طرح آئے گی!

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	مذکر مخاطب
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث مخاطب
اُفْعَلُ	نُفْعَلُ		مذکر ومؤنث متکلم

امثلۂ مشقیہ | مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ کسرہ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول میں اسطرح کہا جائے گا:۔

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)

یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا) یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)۔

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔

مَا و لَا کا استعمال | مضارع پر جب حرف نفی لَا یا مَا زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے لَا یَفْعَلُ۔ مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا) لَا یُفْعَلُ۔ مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)۔

سبق نمبر (۱۰)

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق بنائیں

(۱) ماضی قریب | جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہتا ہے کوئی تغیر اس میں نہیں ہوتا ۔

(۲) ماضی بعید و استمراری | ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں جسطرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح کَانَ " میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چودہ[۱۴] صیغے آتے ہیں ۔

کَانَ۔ کَانَا۔ کَانُوْا۔ کَانَتْ۔ کَانَتَا۔ کُنَّ۔ کُنْتَ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُمْ
کُنْتِ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ۔ کُنَّا

پس ماضی بعید یوں آئے گی کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی۔ کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا) ۔

سوالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو ؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ۔ کَانُوْا سَمِعَ کُنَّ کَرُمْتُنَّ ۔

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ :-

کَانَتْ یَجْلِسُ۔ کُنْتِ سَرَبْتَ۔ کُنْتُمْ اَکَلَا ۔

(۴) عربی میں ترجمہ کرو:-

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اس مرد نے مدد کی تھی تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا ۔

سبق نمبر (۱۱)
مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص حرف کے آنے سے کبھی معنے میں اور کبھی معنے اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) تغیرات معنوی | لام مفتوح زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ (البتہ مجھے غم میں ڈالتا ہے) اور سَ یا سَوْفَ زمانہ مستقبل کے ساتھ جیسے سَیَقْرَأُ (ابھی پڑھے گا) سَوْفَ یَقْرَأُ (تھوڑی دیر بعد پڑھے گا)

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سَ مستقبل قریب کیلئے آتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لیئے +

(۲) تغیرات لفظی و معنوی | تین قسم کے حرف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں۔ ناصب۔ جازم۔ نون تاکید۔ پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر۔ ہر ایک کا تغیر حسب ذیل ہے:۔

(۱) لَنْ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں

(۲) لَمْ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی جحد بلم کہتے ہیں۔ لام امر اور لاء نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لِیَفْعَلْ (اس کو کرنا چاہیئے) لَا یَفْعَلْ (اس کو نہ کرنا چاہیئے)

فعل مضارع۔ نواصب لَنْ کے سوا تین حرف اور ہیں۔ اَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے۔ * فعل مضارع کے جوازم لَمْ۔ لام امر۔ لاء نہی کے سوا دو حرف اور ہیں۔ اِنْ۔ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں +

پہلے کو مثلاً صیغہ لام امر اور دوسرے کو مثلاً صیغہ لا نہی کہتے ہیں۔ لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے ×

(۳) نون تاکید :۔ یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید مع حصر بعینہٖ زمانہ مستقبل کے دیتا ہے۔ جیسے لَیَفۡعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کرے گا) اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں ×

فائدہ :۔ لام امر اور لائے نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی طرح ہیں مگر امر کے ساتھ معنے کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لئے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا ×

سبق نمبر (۱۳)

(اَنْ ۔ لَنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا)

نفی تاکید بلن :۔ جب مضارع پر حرف لن آتا ہے تو واحد مذکر غائب ۔ واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر ۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا ×

نفی جحد بلم :۔ جب مضارع پر لم آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لن نے نصب دیا تھا۔ اگر ان صیغوں کے آخر میں حرف علت[×] ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُ ۔ لَمْ یَرْمِ ۔ لَمْ یَخْشَ ۔ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ ۔ یَرْمِیْ ۔ یَخْشٰی تھا لم کے آنے سے حرف علت گر گیا۔ باقی صیغوں میں لم کا عمل بعینہٖ لن کا سا ہوتا ہے × لما ۔ اِنْ ۔ لام امر ۔ لائے نہی

اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی "اِمَّا" بھی آ جاتا ہے۔ جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ اِمَّا تَرَیِنَّ ×

[×] حروف علت تین ہیں واؤ ۔ الف ۔ یا ۔ ان کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو ×

بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف		بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف	
گردان	عمل لن	گردان	عمل لم
لَنْ يَّفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ يَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ يَّفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ يَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ يَّفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ يَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ يَّفْعَلْنَ	×	لَمْ يَفْعَلْنَ	×
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلِيْ	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلِيْ	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلْنَ	×	لَمْ تَفْعَلْنَ	×
لَنْ أَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ أَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ نَّفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ نَفْعَلْ	جزم آخر

تنبیہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔
نفی تاکید بلن مجہول۔ لَنْ يُّفْعَلَ۔ لَنْ يُّفْعَلَا۔ لَنْ يُّفْعَلُوْا۔ لَنْ تُفْعَلَ
لَنْ تُفْعَلَا۔ لَنْ يُّفْعَلْنَ + الخ

نفی جحد بلم مجہول:۔ لَمْ يُفْعَلْ۔ لَمْ يُفْعَلَا۔ لَمْ يُفْعَلُوْا
لَمْ تُفْعَلْ۔ لَمْ تُفْعَلَا۔ لَمْ يُفْعَلْنَ + الخ

سبق نمبر (۱۳)

نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دونوں کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نون ثقیلہ کے احکام | نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نونِ اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے وٗ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یٖ بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نونِ ضمیر اور نونِ ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتے ہیں) ثقل نہ واقع ہو۔

نونِ ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور۔ اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور ہو گا ورنہ مفتوح۔

(۲) نون خفیفہ کے احکام | نونِ خفیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں ..... نون ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں بہت کم ہے) اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر ..... نونِ خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے۔

فائدہ

نون ثقیلہ اور خفیفہ (دونوں) سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا لفظوں میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ اگلے صفحہ کی گردانوں سے بخوبی واضح ہو گا۔

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ خفیفہ	
گردان	تغیرات بسبب لحوقِ نونِ ثقیلہ	گردان	تغیرات بسبب لحوقِ نونِ خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر (وہ ضرور کرے گا)	لَیَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کریگا)
لَیَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و واؤ	لَیَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلْنَانِّ	زیادتِ الف فاصل	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و واؤ	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و یٰ	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادتِ الف فاصل	×	×
لَاَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَاَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ ۔ مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے دیکھو:

مجہول بانونِ ثقیلہ | لَیُفْعَلَنَّ ۔ لَیُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلُنَّ ۔ لَتُفْعَلَنَّ ۔ لَتُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلْنَانِّ ۔ الخ

مجہول بانونِ خفیفہ | لَیُفْعَلَنْ × لَیُفْعَلُنْ × لَتُفْعَلَنْ الخ

تغیرات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکتِ عین کو مدِ نظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنے میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس پر غور کرو۔ اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

يَفْعِلُ کی مثالیں:۔ لَنْ يَذْهَبَ۔ لَمْ يَذْهَبْ۔ لَيَذْهَبَنَّ۔ لَيَذْهَبَنْ

لَنْ يَفْتَحَ۔ لَمْ يَفْتَحْ۔ لَيَفْتَحَنَّ۔ لَيَفْتَحَنْ

لَنْ يَشْرَبَ۔ لَمْ يَشْرَبْ۔ لَيَشْرَبَنَّ۔ لَيَشْرَبَنْ

لَنْ يَسْمَعَ۔ لَمْ يَسْمَعْ۔ لَيَسْمَعَنَّ۔ لَيَسْمَعَنْ

يَفْعُلُ اور يَفْعَلُ کی جو مثالیں سبق ۵ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات:۔ (۱) لَنْ يَذْهَبْنَ۔ لَنْ تَشْرَبْنَ۔ لَنْ أَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟ (۲) لَمْ تَجْلِسُوْا۔ لَمْ تَنْصُرِیْ۔ لَمْ تَدْخُلِیْ۔ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَيَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبُنَّ۔ لَتَحْسِبِنَّ۔ ان میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَا تَنْصُرَنْ۔ لَيَأْكُلَنْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:۔

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں سے نہیں سُنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

فائدہ:۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید سے جیسے لامِ یا اِمّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی یہ کام کروں گا)۔

لَنَسْفَعًا[1] بِالنَّاصِيَةِ (البتہ ہم اسکو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)۔

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)

---

[1] لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر (۱۴)

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں

(۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں، جیسے تَعِدُ سے عِدْ

(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصلی ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ نون اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہیگا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعُ تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ ◆

امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا تام مضارع یہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے

امر مجہول امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پہ لام امر کے لگا لینے سے بن جاتا ہے۔ پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا۔ اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول ◆

نون تاکید امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دو نوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی با لام مکسور، جیسے اُنْصُرَنَّ - اُنْصُرَنْ - لِيَنْصُرَانِّ - لِيَنْصُرَانِ ◆

ؔ ہمزۂ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتی ہے

	گردان	معنے		گردان	معنے
امر حاضر معروف	إفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ تو کیا جائے
	إفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم کئے جاؤ
	إفْعَلُوا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوا	چاہیے کہ تم سب کئے جاؤ
	إفْعَلِي	تو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِي	چاہیے کہ تو کی جائے
	إفْعَلَا	تم کرو دو عورتیں		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کی جاؤ
	إفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتیں)		لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ تم سب کی جاؤ
امر غائب معروف	لِيَفْعَلْ	اس ایک مرد کو کرنا چاہیے	امر غائب مجہول	لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
	لِيَفْعَلَا	ان دو مردوں کو کرنا چاہیے		لِيُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کئے جائیں
	لِيَفْعَلُوا	ان سب مردوں کو " "		لِيُفْعَلُوا	چاہیے کہ وہ سب کئے جائیں
	لِتَفْعَلْ	اس ایک عورت کو " "		لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	ان دو عورتوں کو " "		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کی جائیں
	لِيَفْعَلْنَ	ان سب " " " "		لِيُفْعَلْنَ	چاہیے کہ وہ سب کی جائیں
امر متکلم معروف	لِأَفْعَلْ	مجھے ایک مرد کو کرنا چاہیے (یا) مجھے ایک عورت کو " "	امر متکلم مجہول	لِأُفْعَلْ	چاہیے کہ میں کیا جاؤں (یا) چاہیے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو کرنا چاہیے		لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ ہم کئے جائیں یا چاہیے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر

بالنون ثقیلہ - إفْعَلَنَّ ۔ إفْعَلَانِّ - إفْعَلُنَّ - إفْعَلِنَّ - إفْعَلَانِّ - إفْعَلْنَانِّ

بالنون خفیفہ - إفْعَلَنْ ۔ إفْعَلُنْ - إفْعَلِنْ

امر غائب

بالنون ثقیلہ لِيَفْعَلَنَّ - لِيَفْعَلَانِّ - لِيَفْعَلُنَّ - لِتَفْعَلَنَّ - لِتَفْعَلَانِّ - لِيَفْعَلْنَانِّ - لِأَفْعَلَنَّ - لِنَفْعَلَنَّ

بالنون خفیفہ لِيَفْعَلَنْ - لِيَفْعَلُنْ - لِتَفْعَلَنْ - لِأَفْعَلَنْ - لِنَفْعَلَنْ

سبق نمبر (۱۵)

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لاءِ نہی لگایا جائے۔ لاءِ آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نونِ اعرابی کے سقوط اور نونِ ضمیر کی قائمی میں "لَمْ" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئے گی:۔

نہی حاضر معروف		نہی حاضر مجہول	
لَا تَفْعَلْ	تو نہ کر (ایک مرد)	لَا تُفْعَلْ	چاہیئے کہ تو نہ کیا جائے (ایک مرد)
لَا تَفْعَلَا		لَا تُفْعَلَا	
لَا تَفْعَلُوْا		لَا تُفْعَلُوْا	
لَا تَفْعَلِیْ		لَا تُفْعَلِیْ	
لَا تَفْعَلَا		لَا تُفْعَلَا	
لَا تَفْعَلْنَ		لَا تُفْعَلْنَ	

نہی غائب و متکلم معروف		نہی غائب و متکلم مجہول	
لَا یَفْعَلْ	چاہیئے کہ نہ کرے (ایک مرد)	لَا یُفْعَلْ	چاہیئے کہ وہ نہ کیا جائے (ایک مرد)
لَا یَفْعَلَا		لَا یُفْعَلَا	
لَا یَفْعَلُوْا		لَا یُفْعَلُوْا	
لَا تَفْعَلْ		لَا تُفْعَلْ	
لَا تَفْعَلَا		لَا تُفْعَلَا	
لَا یَفْعَلْنَ		لَا یُفْعَلْنَ	
لَا اَفْعَلْ		لَا اُفْعَلْ	
لَا نَفْعَلْ		لَا نُفْعَلْ	

فائدہ:۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

امر و نہی کی مشق

امر حاضر کی مشق امر با ہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح. مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم سبق ۱۹ کے احکام کو مدنظر رکھ کر امثلہ ذیل کی گردان کرو :-

یَفْعَلُ کی مثالیں :- اِذْهَبْ (جا) اِفْتَحْ (کھول) اِشْرَبْ (پی) اِسْمَعْ (سن)

یَفْعِلُ کی مثالیں :- اِجْلِسْ (بیٹھ) اِضْرِبْ (مار) اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ

یَفْعُلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندر آ) اُنْصُرْ (مدد کر) اُكْرُمْ (بزرگ ہو) اُقْرُبْ

امر غائب و نہی کی مشق ان دو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے. امثلہ ذیل پر غور کرو :-

امر غائب کی مثالیں :- لِيَفْتَحْ (چاہیئے کہ وہ کھولے) لِيَغْسِلْ (چاہیئے کہ وہ دھوئے)

نہی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا) لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)

نہی غائب کی مثالیں :- لَا يَفْتَحْ (اسکو نہ کھولنا چاہیئے) لَا تَغْسِلْ (اسکو نہ دھونا چاہیئے)

سوالات :- (۱) اُذْهُبُوْا. اِضْرِبِيْ. اُنْصُرَانِ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۳) لَيَنْصُرَنَّ اور لِيَنْصُرْنَ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرے کے معنے کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى [1]

(۵) عربی میں ترجمہ کرو :-

تم دو عورتیں مارو - چاہیئے کہ وہ دو عورتیں ماریں. تم مت دھوؤ. چاہیئے کہ وہ نہ دھوئے. تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ +

---

[1] کسی قوم کی دشمنی تمہارے لئے بے انصافی کا باعث نہ ہو - انصاف کرو - کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے +

سبق نمبر (۱۶)
اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

مصدر :- وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے ترجمے کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) قَتْلٌ (مار ڈالنا)۔

مشتق :- وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنے اور اصلیت اس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ہیں۔

جامد :- وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

تنبیہ :- الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اسکی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمۂ افعال کہلاتے ہیں

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف۔

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائے گا۔ بکر مَضْرُوْبٌ۔ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ مَضْرِبٌ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے اور مَضْرُوْبٌ اسم مفعول مِضْرَبٌ اسم آلہ مَضْرِبٌ اسم ظرف صفت مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کے حالات سے معلوم ہو گا۔

سبق نمبر (۱۷)

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل :- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضَارِبٌ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی۔

یہ اسم مادہ[1] کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے حرفِ آخر کو تنوین اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامتِ تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ تین صیغے مذکر، اور تین مؤنث کیواسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے

صیغہ ہائے مذکر			صیغہ ہائے مؤنث		
	فَاعِلٌ	ایک کرنیوالا		فَاعِلَۃٌ	ایک کرنیوالی
	فَاعِلَانِ	دو کرنیوالے		فَاعِلَتَانِ	دو کرنیوالیاں
	فَاعِلُوْنَ	سب کرنیوالے		فَاعِلَاتٌ	سب کرنیوالیاں

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول - وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی۔

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کی جاتی ہے۔

صیغہ ہائے مذکر			صیغہ ہائے مؤنث		
	مَفْعُوْلٌ	کیا ہوا		مَفْعُوْلَۃٌ	کی ہوئی
	مَفْعُوْلَانِ	دو کیے ہوئے		مَفْعُوْلَتَانِ	دو کی ہوئیں
	مَفْعُوْلُوْنَ	سب کیے ہوئے		مَفْعُوْلَاتٌ	سب کی ہوئیں

[1] مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا۔ اگرچہ مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَۃٌ ہے۔ مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصلی حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ پہلی جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے۔

اسم فاعل کی مشق:۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ:۔
قَائِمٌ (کھڑا ہونے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اٰکِلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانیوالا) سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق:۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ یہ کس لفظ سے بنے ہیں:۔ مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَأْکُوْلٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوْعٌ (سنا ہوا) مَعْلُوْمٌ (جانا ہوا) مَشْرُوْبٌ (پیا ہوا) مَشْهُوْدٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا) مَجْهُوْلٌ

تنبیہ:۔ فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ کے علاوہ فَعِيْلٌ اور فَعُوْلٌ دو اوزان مشترک بھی آتے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنے دیتے ہیں چنانچہ فَعِيْلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِيْعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيْحٌ (زخمی) آتا ہے اسی طرح فَعُوْلٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا)
ماضی مضموم العین اور نیز ان فعلوں سے جن کے فاعل میں معنے ثبوت کے ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ "فَعِيْلٌ" کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا۔

ضمیریں[1] **تعداد میں چودہ ہیں**:۔

هُوَ هُمَا هُمْ۔ هِيَ هُمَا هُنَّ۔ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ۔ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ اَنَا نَحْنُ

سوالات:۔ (۱) ذَاهِبَانِ۔ شَارِبُوْنَ۔ مَأْکُوْلَةٌ کیا صیغے ہیں؟
(۲) اَنَا عَالِمٌ۔ اَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ۔ هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو؟
(۳) عربی میں ترجمہ کرو:۔
وہ عورتیں اندر آنے والیاں۔ تم سب مرد سننے والے۔ ہم مدد کئے ہوئے تم سب عورتیں پینے والیاں۔ دو مرد جانیوالے۔ میں مدد کیا ہوا۔

---

[1] **ضمیروں کا استعمال**:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔

سبق نمبر (۱۸)

صفت مشبہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنے بطور ثبوت یعنی پائداری کے پائے جائیں۔ جیسے جَمِیْلٌ وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پائداری کے قائم ہے۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں صفت پائدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو اور جَمِیْلٌ وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرف کے بعد کبھی ی کبھی و کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی)۔

صفت مشبہ عام طور پر مفصلہ ذیل فعلوں سے اسطرح مشتق ہوتی ہے

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ اُن میں رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش)

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے خَقٌّ (درست) کہ اصل میں خَفِقٌ تھا۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کمتر۔

(۴) جو فعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حلیہ کے معنے رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد) عَوْرَاءُ

(کالی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم)۔
پہلی مثال رنگ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے۔
(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک۔ پیاس یا اُن کی ضد ان سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر۔ جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشٰی (پیاسی عورت)۔
صفت مشبہ سے بھی صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے۔ حَمْرَاءُ حَمْرَاوَانِ اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حُمْرٌ آئے گی۔
تنبیہ:۔ غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جیسے هُوَ سَیِّدٌ۔ اَنْتَ اَحْمَرُ۔ اَنَا جَوْعَانُ۔

سوالات

(۱) سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو؟
(۲) سَرِیْعٌ۔ حَسَنَتَانِ۔ حَمْرَاءُ کیا کیا صیغے ہیں؟
(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ۔ هُمَا سَلِیْمَتَانِ۔ نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو؟

عربی میں ترجمہ کرو؟

(۴) وہ ناپاک مرد۔ تو ایک خوبصورت عورت۔
ہم دو بہادر آدمی۔ وہ سب سرخ عورتیں۔
تو بھوکا مرد۔ میں پیاسی عورت۔

سبق نمبر (۱۹)

مبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی یٰ یا وٗ یا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں:۔

فَعِلٌ۔ فَعِيلٌ۔ فَعُولٌ۔ حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِيمٌ (خوب جاننے والا) اَكُولٌ (بہت کھانے والا)

فَعَّالٌ۔ فُعَّالٌ۔ فِعِّيلٌ۔ سَفَّاكٌ (بڑا خونریز) كُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّيقٌ (بہت سچا)

مِفْعَلٌ۔ مِفْعَالٌ۔ مِفْعِيلٌ۔ مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِيقٌ

فُعَالٌ۔ فَاعُولٌ۔ فُعَلَةٌ۔ عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوقٌ (بہت فرق کرنے والا) ضُحَكَةٌ (جس کی ہنسی کی عادت ہو)

فَيْعُولٌ۔ فُعُّولٌ۔ فُعَّلٌ۔ قَيُّومٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُّوسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ

(۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ وَامْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا۔ خواہ مرد ہو یا عورت)۔

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے هُوَ عَلِيمٌ۔ هِيَ عَلِيمَةٌ۔ جَمَلٌ حَمُولٌ۔ نَاقَةٌ حَمُولَةٌ۔

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کیلئے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَيَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور "اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ" بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے)

اسم تفضیل کا مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اس کی یوں ہوگی۔

اَفْعَلُ (واحد مذکر) اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر) اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر) اَفَاعِلُ (جمع مذکر) فُعْلٰی (واحد مؤنث) فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث) فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث) فُعَلٌ (جمع مؤنث)

فائدہ:- اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنے دیا کرتا ہے جیسے "اَنْصَرُ" (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے اَشْھَرُ (بہت مشہور)۔ اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا)۔

تنبیہ:- الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

سوالات:- (۱) ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔ (۲) عَلِیْمٌ اور فَنَبْلٌ کیا صیغے ہیں اور ان کے صیغے مذکر و مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا؟ (۴) عربی میں ترجمہ کرو؟

وہ (مرد) بہت مددگار۔ زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد۔ میں دعوت بہت نزدیک۔ کم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں۔

سبق نمبر (۲۰)

اسم آلہ کا بیان

اسم آلہ:- وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مونث کی کچھ تفریق نہیں۔

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْيَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی) (۲) مِفْعَلَةٌ جیسے مِرْوَحَةٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا) (۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)	ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے

جمع		تثنیہ		واحد	
مَفَاعِلُ		مِفْعَلَانِ		مِفْعَلٌ	
مَفَاعِيْلُ		مِفْعَلَتَانِ		مِفْعَلَةٌ	
		مِفْعَالَانِ		مِفْعَالٌ	

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف:- وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرَبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ۔ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (جمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے)۔

عین کلمے کی حرکات اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آگئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مَنْسِكٌ (قربان گاہ) (۲) مَجْزِرٌ (مذبح سترال کمیلہ) (۳) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ) (۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب) (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۷) مَفْرِقٌ (مانگ) (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) (۹) مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ)۔

) مُرفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ) (۱۱) مَسجِدٌ (مسلمانوں کی عبادت گاہ) (۱۲) مَنخِرٌ (نتھنا)

لدٔہ: کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جب کہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو۔ "مَفعَلَۃٌ" کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے "مَاسَدَۃٌ" (وہ جگہ جہاں شیر بکثیر ا بہت رہتے ہیں) لیکن "مَقبُرَۃٌ" (وہ جگہ جہاں مُردے کو دفن کرتے ہیں) "مِئذَنَۃٌ" (وہ جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔

سوالات:۔ (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو۔
(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟
(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟
(۴) مَحَلٌّ اور مَقبُرَۃٌ کیا کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں

صرفِ صغیر کا بیان

جس قدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں۔ صرفیوں نے ان کی مشق کے واسطے قاعدے مقرر کیے ہیں اور ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اس گردان کو "صرف صغیر" سے نام زد کرتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے:۔

ضَرَبَ یَضرِبُ ضَرباً فَھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضرَبُ ضَرباً[۱] فَھُوَ مَضرُوبٌ۔ لَم یَضرِب لَم یُضرَب۔ لَا یَضرِبُ لَا یُضرَبُ۔ لَن یَضرِبَ لَن یُضرَبَ الامر منہ اِضرِب لِتَضرِب۔ لِیَضرِب لِیُضرَب والنہی عنہ لَا تَضرِب لَا تُضرَب لَا یُضرَب الظرف منہ مَضرِبٌ۔ الآلۃ منہ مِضرَبٌ وافعل التفضیل منہ اَضرَبُ۔

---

[۱] مصدر معروف و مجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں۔ صرف معنے میں تفریق کی جاتی ہے ضَرباً مصدر معروف کے معنے ہیں مارنا اور مصدر مجہول کے معنی ہیں مارا جانا۔

سبق نمبر (۲۱)

ابنیہ کی بحث

اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو (ثلاثی و رباعی) پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے زَمَنٌ (وقت) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ (وقت) (اس میں الف زائد ہے) (۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ (لومڑی) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِیْلٌ (لالٹین) اس میں یٰ زائد ہے (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ یا مثنی (اس میں واؤ زائد ہے)

فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) اس میں الف زائد ہے (۳) رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا) اس میں ت زائد ہے)

فائدہ:۔ مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں مگر ان کو فعل کے ساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے اس لئے اُن سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں۔

؎ جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد مثلاً ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ ضَارِبٌ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض ر ب ان سب میں موجود ہے اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد جیسے ی۔ الف واؤ

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کیواسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اصل ہے پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو گو اس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اس فعل کو مجرد کہیں گے جیسے یَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا۔ اور یُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ
مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں

وزن کی بحث تتبع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے۔ صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کیواسطے قاعدۂ وزن ایجاد کیا ہے اور فَ۔عَ۔لَ کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف۔ع۔ل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ان کی اصلیّت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو موزون۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں:-

(۱) فَعَلٌ یعنی فَ۔عَ۔لَ۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلٌ یعنی فَ۔عَ۔ اور (۲) لَ (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)

(۳) فَعْلَلِلٌ یعنی فَ۔عَ اور (۳) لَ (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)

ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو فَ۔عَ۔لَ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف فَ۔عَ۔لَ کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو:- زَمَنٌ (فَعَلٌ)، ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ)، سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ) مجرد کہلائیں گے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں۔

زَمَانٌ (فَعَالٌ)، قِنْدِیْلٌ (فِعْلِیْلٌ)، عَضْرَفُوْطٌ (فَعْلَلُوْلٌ) مزید کہلائیں گے کہ موزون میں حرف زائد بھی ہیں۔

۱؎ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں در اصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ۔ اَخَوٌ تھے اور کُلْ (کھا) قِ (بچا) کہ اصل میں اُؤْکُلْ اور اِوْقِ تھے حذف سے یہ شکل رہ گئی۔

اوزان فعل | فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ۔
تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں
یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ تاہم کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت
متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کیلئے مضارع کے
چند اوزان دریافت کئے ہیں۔ چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ۔ یَنْصُرُ
(۳) یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں
(۱) یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ۔ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ۔ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت کے باعث نو باب آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں:-

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
(۲) فَعَلَ یَفْعُلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین
یہ تینوں باب اختلافی کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات جدا ہیں

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
(۵) فَعُلَ یَفْعُلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
(۶) فَعِلَ یَفْعِلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین
یہ تینوں باب وفاقی کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہیں

امثلۂ مشقیہ مفصلۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو:-

(۱) مصادر باب فَعَلَ یَفْعِلُ } اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغُسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبُ (غلبہ کرنا) اَلظُّلْمُ (ستم کرنا) اَلْکِذْبُ (جھوٹ بولنا)

(۲) مصادر باب فَعَلَ یَفْعُلُ } اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈھنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا) اَلدُّخُولُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ کرنا)

(۳) مصادر باب فَعِلَ یَفْعَلُ } اَلسَّمْعُ (سننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا) اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) الشہادۃ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنے ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعلٌ کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِیْلٌ آتا ہے جیسے سَمِیْعٌ۔ عَلِیْمٌ +

(۴) مصادر باب فَعَلَ یَفْعَلُ } اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا) اَلرَّہْنُ (گرو رکھنا) اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا) +

(۵) مصادر باب فَعُلَ یَفْعُلُ } اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَۃُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَۃُ (پاکیزہ ہونا) اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْکَثْرَۃُ (بہت ہونا) اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرِیْمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے +

(۶) مصادر باب فَعِلَ یَفْعِلُ } اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنَّعْمَۃ (خوش عیش ہونا) اس باب کے چند مصادر آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں۔

فائدہ۔ ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں +

(۱) فَعِلَ یَفْعُلُ ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ اَلْفَضْلُ (زیادہ ہونا) (۲) فَعُلَ یَفْعَلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین۔ جیسے کَادَ یَکَادُ اَلْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَۃُ (نزدیک تر ہونا) +

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ پہلا باب تداخل لغات[۱] سے ہے اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ سے +

[۱] تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے فَضَلَ یَفْضُلُ عربی میں

سبق نمبر (۲۳)

ابواب ثلاثی مزید فیہ | فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ بابات ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں۔

۱۔ اَفْعَلَ۔ فَ کلمہ کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔

۲۔ فَعَّلَ۔ عَ کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ۔

۳۔ فَاعَلَ۔ فَ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ۔

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں

۱۔ تَفَعَّلَ۔ اول میں تَ لانے اور عین کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ

۲۔ تَفَاعَلَ۔ اول میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ

۳۔ اِفْتَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ۔

۴۔ اِنْفَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ

۵۔ اِفْعَلَّ۔ اول میں ہمزہ لانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں

۱۔ اِفْعَالَّ۔ اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدد کرنے سے جیسے دَہِمَ سے اِدْہَامَّ ۔

۲۔ اِسْتَفْعَلَ۔ اول میں ہمزہ س و تَ کے لانے سے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ

۳۔ اِفْعَوْعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واؤ اور عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ ۔

۴۔ اِفْعَوَّلَ۔ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واؤ مشدد بڑھانے سے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ ۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اور پچھلے سات با ہمزہ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ٭

ابواب رباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے
۱۔ تَفَعْلُلٌ۔ اول قسم میں تَ زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ ٭

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں
۱۔ اِفْعِنْلَالٌ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ
۲۔ اِفْعِلَّالٌ۔ اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کے مشدد پڑھنے سے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ٭

سبق نمبر (۲۴)

حرکات مضارع معروف اِفْعَالٌ۔ تَفْعِیْلٌ۔ مُفَاعَلَہٌ۔ فَعْلَلَہٌ۔ چار بابوں میں کہ ان کی ماضی چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح۔ تَفَعُّلٌ۔ تَفَاعُلٌ۔ تَفَعْلُلٌ تین بابوں میں کہ ان کی ماضی کے پہلے تَ زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور ٭

ہمزہ کا حذف اِفْتِعَالٌ۔ اِنْفِعَالٌ۔ اِفْعِلَالٌ۔ اِفْعِیْلَالٌ۔ اِسْتِفْعَالٌ۔ اِفْعِیْعَالٌ۔ اِفْعِوَّالٌ۔ اِفْعِنْلَالٌ۔ اِفْعِلَّالٌ نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے کہ وقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ یَنْفَطِرُ وغیرہ۔ باب اِفْعَالٌ کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُأَکْرِمُ تھا ٭

صفحہ ۲۴ یہ آخری سطر میں ہمزہ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزہ وصلی بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا جیسے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (منتظر

تائے تفعّل اور تفاعل کا حذف جب تائے تفعّل اور تفاعل پر تائے مضارع داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک تا کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا ۔

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں جیسے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَابَلَ سے قُوبِلَ ۔

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہو گی اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گے ۔ جیسے

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) اور مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) ۔

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنے ادا کرنے منظور ہوں تو لفظ مَا بِہٖ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنے ادا کرتے ہوں تو لفظ اَشَدُّ یا اَکْبَرُ یا اُن کی مثل مصدر پر زیادہ کریں جیسے اَشَدُّ تَنْکِیلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ اِلْتِہَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اُٹھنے والا) ۔

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے لون اور عیب کے معنے کے باعث اسم تفضیل نہیں آتا اُن سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً (بہت ہی سُرخ رنگ) اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں درج کی جاتی ہے اس کی گردان کر جاؤ ۔

سبق نمبر ۲۵ و ۲۶ ابواب ثلاثی مزید فیہ

قسم ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال	معروف ماضی	معروف مضارع	معروف مصدر	اسم فاعل	مجہول ماضی	مجہول مضارع	مجہول مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	امثلہ مشقیہ		
بے ہمزۂ وصل	باب اول	اِفْعَالٌ	اَلْاِکْرَامُ عزت کرنا	اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اِکْرَامًا	مُکْرِمٌ	اُکْرِمَ	یُکْرَمُ	اِکْرَامًا	مُکْرَمٌ	اَکْرِمْ	لَا تُکْرِمْ	اَلْاِسْلَامُ	اَلْاِذْهَابُ	اَلْاِعْلَانُ
	باب دوم	تَفْعِیْلٌ	اَلتَّصْرِیْفُ پھیرنا	صَرَّفَ	یُصَرِّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	یُصَرَّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَا تُصَرِّفْ	اَلتَّکْذِیْبُ	اَلتَّقْدِیْمُ	اَلتَّأْمِیْنُ
	باب سوم	مُفَاعَلَةٌ	اَلْمُقَاتَلَةُ ایکدوسرے کو مارنا	قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتِلٌ	قُوْتِلَ	یُقَاتَلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَا تُقَاتِلْ	اَلْمُشَارَکَةُ	اَلْمُنَازَعَةُ	اَلْمُخَاصَمَةُ
	باب چہارم	تَفَعُّلٌ	اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبِّلٌ	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لَا تَتَقَبَّلْ	اَلتَّمَلُّکُ	اَلتَّلَبُّثُ	اَلتَّبَسُّمُ
	باب پنجم	تَفَاعُلٌ	اَلتَّقَابُلُ آمنے سامنے ہونا	تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابِلٌ	تُقُوْبِلَ	یُتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	اَلتَّخَاصُمُ	اَلتَّفَاخُرُ	اَلتَّعَارُفُ
باہمزۂ وصل	باب اول	اِفْتِعَالٌ	اَلْاِجْتِنَابُ بچنا	اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اُجْتُنِبَ	یُجْتَنَبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَا تَجْتَنِبْ	اَلْاِعْتِزَالُ	اَلْاِخْتِلَاطُ	اَلْاِرْتِحَالُ
	باب دوم	اِنْفِعَالٌ	اَلْاِنْفِطَارُ پھٹنا	اِنْفَطَرَ	یَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	مُنْفَطِرٌ					اِنْفَطِرْ	لَا تَنْفَطِرْ	اَلْاِنْصِرَافُ	اَلْاِنْقِلَابُ	اَلْاِنْکِسَارُ
	باب سوم	اِفْعِلَالٌ	اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمِرَارًا	مُحْمَرٌّ					اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ	لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِرْ	اَلْاِخْضِرَارُ	اَلْاِصْفِرَارُ	اَلْاِغْبِرَارُ
	باب چہارم	اِفْعِیْلَالٌ	اَلْاِدْهِیْمَامُ بہت سیاہ ہونا	اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهِیْمَامًا	مُدْهَامٌّ					اِدْهَامَّ اِدْهَامِمْ	لَا تَدْهَامَّ لَا تَدْهَامِمْ	اَلْاِسْمِیْرَارُ	اَلْاِکْمِیْتَاتُ	اَلْاِشْهِیْبَابُ

بہمزۂ وصل	[illegible]	اِسْتِفْعَالٌ	اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد چاہنا)	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَا تَسْتَنْصِرْ	اَلْاِسْتِغْفَارُ (آمرزش چاہنا)	اَلْاِسْتِفْسَارُ (پوچھنا)	اَلْاِسْتِخْلَافُ (جانشین ہونا)
	[illegible]	اِفْعِيعَالٌ	اَلْاِخْشِيشَانُ (کھردرا ہونا)	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيشَانًا	مُخْشَوْشِنٌ					اِخْشَوْشِنْ	لَا تَخْشَوْشِنْ	اَلْاِخْلِيلَاقُ (کپڑے کا پرانا ہونا)	اَلْاِمْلِيلَاحُ (پانی کا کھارا ہونا)	اَلْاِحْدِيدَابُ (کوزپشت ہونا)
	[illegible]	اِفْعِوَّالٌ	اَلْاِجْلِوَّاذُ (جلد چلنا)	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذًا	مُجْلَوِّذٌ					اِجْلَوِّذْ	لَا تَجْلَوِّذْ	اَلْاِجْرِوَّاطُ (لکڑی کا تراشنا)	اَلْاِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن سے لٹک کر چڑھنا)	

ابواب رباعی

رباعی مجرد	[illegible]	فَعْلَلَةٌ	اَلدَّحْرَجَةُ (لڑھکانا)	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ					دَحْرِجْ	لَا تُدَحْرِجْ	[illegible]	اَلزَّعْفَرَةُ (زعفرانی رنگنا)	اَلْقَنْطَرَةُ (پل باندھنا)
رباعی مزید فیہ، بے ہمزۂ وصل	[illegible]	تَفَعْلُلٌ	اَلتَّدَحْرُجُ (لڑھکنا)	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجًا	مُتَدَحْرِجٌ					تَدَحْرَجْ	لَا تَتَدَحْرَجْ	اَلتَّسَرْبُلُ (کرتہ پہننا)	اَلتَّزَنْدُقُ (بے دین ہونا)	اَلتَّبَخْتُرُ (ناز سے چلنا)
رباعی مزید فیہ، بہمزۂ وصل	[illegible]	اِفْعِنْلَالٌ	اَلْاِحْرِنْجَامُ (جمع ہونا)	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرِنْجَامًا	مُحْرَنْجِمٌ					اِحْرَنْجِمْ	لَا تَحْرَنْجِمْ	اَلْاِبْلِنْدَاحُ (حلق کا فراخ ہونا)	اَلْاِعْرِنْكَاسُ (بالوں کا سیاہ ہونا)	اَلْاِسْلِنْطَاحُ (چت گرنا)
	[illegible]	اِفْعِلَّالٌ	اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹے کھڑے ہونا)	اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَارًا	مُقْشَعِرٌّ					اِقْشَعِرَّ، اِقْشَعْرِرْ	لَا تَقْشَعِرَّ، لَا تَقْشَعْرِرْ	اَلْاِقْمِطْرَارُ (بہت ناگوار ہونا)	[illegible] (پراگندہ ہونا)	اَلْاِزْمِهْرَارُ (غصے سے آنکھوں کا سرخ ہونا)

قواعد ضروریہ (۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حرف زائد کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے کَرُمَ، صَرَّفَ سے صَرَفَ، قَاتَلَ سے قَتَلَ، تَقَابَلَ سے قَبِلَ، اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ، اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ، اِحْمَرَّ سے حَمِرَ، اِدْهَامَّ سے دَهِمَ، اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ، اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ، اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ، اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ، اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ۔ (۲) مجرد کا ہر باب حرف مختص باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں حسب استعمال اہل زبان آسکتا ہے جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے اَخْرَجَ، خَرَّجَ، خَارَجَ، تَخَرَّجَ، تَخَارَجَ، اِنْخَرَجَ، اِخْتَرَجَ، اِخْرَاجَّ، اِسْتَخْرَجَ۔

شناخت ابواب | (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیئے مثلاً یُکرِمُ باب افعال سے اور یُضَارِبُ باب مُفَاعلہ سے ہے ×

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے اگر تیسرا حرف تٌ ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف نٌ ساکن ہو تو اِنْفِعَال ×

(۳) اِفْعِیلَال ۔ اِفْعِیعَال ۔ اِفْعِنْلَال ۔ اِفْعِلَّال یہ چار حل مصدر ایک وزن کے ہیں ۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیلَال ہے جیسے اِدْہِیمَامٌ اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیعَال جیسے اِخْشِیشَان ۔ اگر چار حرف اصلی اور عٓ کلمہ کے بعد نٌ زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام ۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِلَّال جیسے اِقْشِعْرَار ×

مصادر غیر ثلاثی | ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں ۔

(۱) باب تَفْعِیل کا مصدر اکثر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے تَخْرِجَةٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابواب ناقص سے خصوصیت کیساتھ آتا ہے ۔ کبھی کبھی فَعَالٌ ۔ فِعَالٌ ۔ فِعَّالٌ ۔ تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے کَلَامٌ (بولنا) کِذَابٌ ۔ کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَکْرَارٌ (دوہرانا) ×

(۲) باب مُفَاعَلَةٌ کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیتَالٌ بمعنی قِتَالٌ ×

(۳) باب فَعْلَلَةٌ کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ بمعنے زَلْزَلَةٌ ۔ کبھی فَعْلَلَی کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَہْقَرَی ۔ (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعْلَلِّيلَةٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے قُشَعْرِیرَةٌ بمعنے اِقْشِعْرَارٌ ×

سبق نمبر (۴۷)

ملحق برباعی کا بیان | ملحق برباعی کے معنے یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے اُس کو ثلاثی مزید ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق برباعی | ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں۔ ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:-

(ملحق بہ دحرجۃ)
(۱) فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَيْعَلَةٌ جیسے خَيْعَلَةٌ (بے آستین کرتہ پہنانا)
(۳) فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہنانا)
(۵) فَعْيَلَةٌ جیسے شَرْيَفَةٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ (ازار پہنانا) (۷) فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ (ٹوپی پہنانا)۔

(ملحق بہ تدحرج)
(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَيْعُلٌ جیسے تَخَيْعُلٌ (بے آستین کرتہ پہننا)
(۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)
(۵) تَفَعْيُلٌ جیسے تَشَرْيُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کٹنا) (۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا) (۷) تَفَعْلٍ جیسے تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا)

(ملحق بہ احرنجام)
(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)
(۲) اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا)

ؔ الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے کَوْكَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے۔

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں ۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے ؟

(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے ؟

(۴) اشتمام اور انقسام کس کس بات کے مصدر ہیں اور انہیں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کیلئے کونسا وزن خاص ہے ؟

(۶) ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے ؟

ب - (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں ؟

(۲) اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے

ج - (۱) ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان بالنون ثقیلہ کرو ؟ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ

د - فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوتے ہیں ان کو بیان کرو ؟

(۱) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ)

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (جس وقت تم گھروں میں داخل ہو تو ایک دوسرے کو سلام کرو)

(۳) اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو برے لقبوں سے مت پکارو)

(۶) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کر)

(۹) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (تو ان پر داروغہ نہیں)

سبق نمبر (۲۸)

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اس کو "معتل" اور جس میں ہمزہ ہو اس کو "مہموز" اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اس کو مضاعف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اس کو صحیح کہتے ہیں ❊

حرف علت کا بیان حرف علت تین ہیں (واؤ۔ الف۔ یٰ) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واؤ۔ فتحہ کی ... درازی سے الف۔ کسرہ کی درازی سے یٰ اسی واسطے صرفی واؤ کو اخت ضمہ الف کو اخت فتحہ۔ یٰ کو اخت کسرہ کہتے ہیں ❊

حرف علت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حرف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنے بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وآی کا لفظ نکلتا ہے جو واؤ۔ الف۔ یٰ کا مجموعہ ہے ❊

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہو تو مَدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لین ❊

مَدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

لین اس واسطے کہ لین کے معنے نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آ ہی نہیں سکتی۔ واؤ۔ یٰ صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے ❊

(۱) صحیح - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف ہم جنس نہ ہوں جیسے ضَرَبَ و لَتَبْشَرَ - رَجُلٌ و جَعْفَرٌ ٭
(۲) مہموز - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ ہو - اگر ف کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء کہلائے گا جیسے اَمَرَ - اِبِلٌ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلَ - رَأْسٌ - ل کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز اللام جیسے قَرَأَ - جُزْءٌ ٭
(۳) معتل - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں حرف علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں ٭

۱- معتل الفاء جس کا کلمہ حرف علت ہو جیسے وَعَدَ - یَسَرَ - اسکو مثال کہتے ہیں
۲- معتل العین - جس کا ع کلمہ حرف علت ہو جیسے - قَالَ - بَیْعٌ اس کو اجوف کہتے ہیں
۳- معتل اللام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمٰی - ظَبْیٌ سکو ناقص کہتے ہیں -
اگر کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں
اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

۱- لفیف مفروق - جس میں دو حرف علت منفصل ہوں جیسے وَلِیَ - وَحْیٌ ٭
۲- لفیف مقرون - جس میں دو حرف علت متصل ہوں جیسے نَوٰی - یَوْمٌ ٭
۳- مضاعف - وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا جیسے مَدَّ و سَبَبٌ اگر فا و لام اول اور عین و لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی جیسے زَلْزَلَ ٭

اس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر ہم نے پہلے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں ٭

شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

سبق نمبر (۲۹)

تصرفاتِ لفظ کا بیان

حروفِ علت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کے دور کرنے کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں۔

(۱) اِسکان۔ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بنقل ہو جیسے یَقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا خواہ باسقاط جیسے یَدْعُوْا کہ اصل میں یَدْعُوُوْا تھا۔

(۲) تحریک۔ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا۔

(۳) حذف[1]۔ حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

(۴) زیادت[2] دو ہمزوں کے درمیان اَلِف کا بڑھانا جیسے ءَاَنْتَ کہ اصل میں ءَاَنْتَ تھا۔

(۵) اِبدال[3]: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا یا تُلُقِّیَ کہ اصل میں تُلُقُّوٌ تھا پہلے میں واؤ کو الف سے اور دوسرے میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا واؤ بعد کسرہ کے یا ہو گئی۔

---

[1] حرف حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے هُوَ خَفِيٌّ بِحَذَا يَتَّزِنُ۔

[2] حرف زیادت یا زوائد دس ہیں جن کا مجموعہ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا یا هَوِيْتُ السِّمَانَ ہے۔

* الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن لے صحیح رسال کے ہوتا ہے جیسے مَا و لَا اور ہمزہ وہ جو متحرک ہو یا ساکن وقت سے پڑھا جائے جیسے اَمْرٌ وَ رَأْسٌ حروف علت کی نسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے۔ باوجود اس ثقالت کے حرکات ثلثہ کا متحمل ہو سکتا ہے۔

[3] حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے۔ اَجُدُ طُوِيَتْ مِنْهَا۔

(۶) ادغام[1]۔ دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا +

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے أَيِسَ کہ اصل میں يَئِسَ تھا +

(۸) بَيْنَ بَيْنَ یا تسہیل) ہمزہ کو درمیان مخرج[2] ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو قسم اول کو بَيْنَ بَيْنَ قریب کہتے ہیں اور قسم ثانی کو بَيْنَ بَيْنَ بعید جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واؤ کے پڑھیں تو بَيْنَ بَيْنَ قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور ی کے پڑھیں تو بَيْنَ بَيْنَ بعید +

فائدہ:۔ ہفت اقسام میں جو تصرف معتل میں ہوتا ہے اس کو اعلال اور تعلیل کہتے ہیں۔ اور جو مہموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام +

اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ مہموز میں ... ابدال۔ حذف۔ زیادت۔ تسہیل چار قاعدے + اعلال میں ابدال۔ حذف۔ اسکان تین قاعدے + اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔ ان میں کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہو گا +

---

[1] حرف ادغام تیرہ ہیں ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل +

[2] مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی لقب ہیں۔

(۱) حروف حلقیہ۔ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ء۔ ہ +

(۲) حروف شفویہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ واؤ۔ میم +

(۳) حروف لہاتیہ:۔ جن کا مخرج تالو ہے۔ یعنی ج۔ ق۔ ک۔ ی +

(۴) حروف سنیہ:۔ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن +

(۵) حروف اسلیہ۔ جنکا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ز۔ ر۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔

سبق نمبر (۲۳)

مثال کا بیان

مثال کی گردانوں میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے جن کے قاعدے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

فائدہ: یَضَعُ اور یَقَعُ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ اصل میں مکسور تھا مگر عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہونے کے باعث ان کو باب فتح یفتح میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا۔

(۲) جو مصدر مثال [illegible] فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف [illegible] [illegible]
آخر میں تاء [illegible] [illegible] [illegible]

(۳) جو واؤ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بدل جاتا ہے
جیسے مِیزانٌ [illegible] [illegible] [illegible]

(۴) جو یاء ساکن غیر مدغم [illegible] ضمہ کے بعد ہو واؤ سے بدل جاتی ہے
جیسے مُوسِرٌ [illegible] [illegible]

تنبیہ: جو صفت مشبہ [illegible] اَفْعَلُ [illegible] کی جمع [illegible] کے وزن پر ہو اور عین میں یاء ہو تو [illegible] کسرہ سے بدلیں گے جیسے بِیضٌ (جمع اَبْیَضُ و بَیْضَاءُ) سے بُیْضٌ۔

(۵) جو واؤ یا یاء کہ باب افتعال کے [illegible] [illegible] [illegible] میں ہو تو اس کو تاء سے بدل [illegible] [illegible] ادغام کر دیا
جیسے اِتَّقَدَ [illegible] کہ اصل میں [illegible] تھا۔

---

* اگر معتل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہو تو اس کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باقی ہے۔

مجرد کے ابواب مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو مبادی قواعد صفحہ ۸۴ کے گردان کر جاؤ۔

مثال واوی					مثال یائی			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَوْسُمُ	يَرِمُ	يَيْسِرُ	يَيْنِعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	يَسْرًا	يَنْعًا	يُتْمًا	يَقَظًا
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِيمٌ	وَارِمٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيمٌ	يَقِيظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	.	.	.	.	.	.
يُوعَدُ	يُوهَبُ	يُوجَلُ	.	.	.	.	.	.
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	.	.	.	.	.	.
مَوْعُودٌ	مَوْهُوبٌ	مَوْجُولٌ	.	.	.	.	.	.
عِدْ	هَبْ	اِيجَلْ	اُوسُمْ	رِمْ	اِيسِرْ	اِيْنِعْ	اِيتَمْ	اُوقُظْ
لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَيْسِرْ	لَا تَيْنِعْ	لَا تَيْتَمْ	لَا تَيْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجَلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنِعٌ	مَيْتَمٌ	مَيْقَظٌ
مِيعَدٌ	مِيهَبٌ	مِيجَلٌ	مِيسَمٌ	مِيرَمٌ	مِيسَرٌ	مِينَعٌ	مِيتَمٌ	مِيقَظٌ
أَوْعَدُ	أَوْهَبُ	أَوْجَلُ	أَوْسَمُ	أَوْرَمُ	أَيْسَرُ	أَيْنَعُ	أَيْتَمُ	أَيْقَظُ

سلہ صفحہ ۹۰ سے مثال آسم تک مضارع کی حرکت عین کی نسبت جو لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ نہیں گو اکثر مثال سے مستقبل (بکسر عین) اور ناقص و مضاعف سے مستقبل (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر

سبق نمبر (۳۱)

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واؤ ہو تو یٰ ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ - اِیْقَادًا و اِسْتَوْقَدَ - اِسْتِیْقَادًا۔
قاعدہ نمبر (۳ و ۵) کو مدِنظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کرو:-
باب افعال :- اَوْقَدَ - یُوْقِدُ - اِیْقَادًا - مُوْقِدٌ - اَوْقِدْ - لَا تُوْقِدْ ٭
باب استفعال :- اِسْتَوْقَدَ - یَسْتَوْقِدُ - اِسْتِیْقَادًا - مُسْتَوْقِدٌ - اِسْتَوْقِدْ - لَا تَسْتَوْقِدْ
باب افتعال :- اِتَّقَدَ - یَتَّقِدُ - اِتِّقَادًا - مُتَّقِدٌ - اِتَّقِدْ - لَا تَتَّقِدْ ٭
مثال یائی میں کہا جائیگا - اَیْسَرَ - یُوْسِرُ - اِیْسَارًا - اِسْتَیْقَظَ - یَسْتَیْقِظُ - اِسْتِیْقَاظًا ٭

تکمیل | قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں ٭

(۶) جو واؤ فا کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو - اُس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ - اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْہٌ - اَدْوُرٌ - تھا ٭
بعض صرفی واؤ مکسور کو بھی جو فا کلمہ میں واقع ہو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے اِشَاحٌ - اِسَادَۃٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ - وِسَادَۃٌ تھا۔
اور واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ - اَنَاۃٌ کہ اصل میں وَحَدٌ - وَنَاۃٌ تھا ٭

(۷) اگر دو واؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا واؤ وجوبًا ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَوَاصِلُ - اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ - وُوَیْصِلٌ تھا - پہلا جمع وَاصِلَۃٌ اور دوسرا تصغیر وَاصِلٌ کی ہے ٭
اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ کہ اصل میں وُوْرِیَ تھا اور اُوْلٰی میں کہ اصل میں وُوْلٰی تھا - اَوَّلٌ کی موافقت کے لحاظ سے واؤ وجوبًا ہمزہ ہوا ٭

سوالات

الف ۔ (۱) یَھَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح حذف ہوا ؟

(۲) مِیْزَانٌ کیا کلمہ ہے یٰ اس میں کہاں سے آئی ہے ؟

(۳) عِدَةٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ۃ کیسی ہے ؟

(۴) یُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے وَ کیوں نہیں گرا ؟

(۵) یٰ ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

ب ۔ (۱) اُوْلٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟

(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟

ج ۔ (۱) وَعَدَ سے باب افتعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟

(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی جحد بلم اور وجب سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئیگی ؟

د ۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ معتل الفاء ہوں انکو بیان کرو ؟

(۱) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا)

(۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (صدا بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے) +

(۳) فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو) (۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ (زمین تو اللہ تعالیٰ کی ہے جسے چاہتا ہے اُس کا وارث بنا دیتا ہے) +

(۵) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کیلئے کافی ہے)

(۶) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) +

(۷) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا (ان کی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت ہے) +

سبق نمبر (۴۳، ۴۴)

اجوف کا بیان

اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) نصر ینصر سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ کہنا)

(۲) سمع یسمع سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضرب یضرب سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ بیچنا)

(۲) سمع یسمع سے جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ پانا)

[illegible]

[illegible]

---

۵۱. [illegible]

[illegible]

طَالَ یَطُوْلُ اجوف واوی باب کرم یکرم سے (اَلطُّوْلُ دراز ہونا)

[illegible] اجوف یائی باب [illegible] (اَلْ[illegible] ہونا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	واوی یائی	تفصیل	قاعدے
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قال باع خاف اصل میں قَوَلَ	[illegible]
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	بَیَعَ خَوِفَ تھا واؤ اور یا متحرک ماقبل مفتوح	
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا	اس لیے واؤ اور یا کو الف سے بدلا (قاعدہ)	
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	یہی تعلیل قالا سے قالتا اور خافا تک	
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	اسی طرح جاری ہوگی۔	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قلن بعن خفن اصل میں قَوَلْنَ بَیَعْنَ	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	خَوِفْنَ تھا (واؤ۔ یا) متحرک ماقبل مفتوح	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	واؤ۔ یا کو الف سے بدلا (قاعدہ) دو	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	ساکن جمع ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین سے	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	گر گیا۔ بعد ازاں فا کلمہ کے فتحہ کو قُلْنَ میں	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	ضمہ سے بدلا کہ عین کلمہ واؤ اور اجوف واوی پر	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	دلالت کرے) اور بعن خفن میں کسرہ سے	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	کہ پہلے میں عین کلمہ (ی) اور دوسرے میں	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	اصلی کسرہ پر دلالت کرے (قاعدہ) یہی تعلیل قلنا تک	

اس قاعدے کی اس ... ان شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) (واؤ۔ یا) کلمے میں ... جیسے قَوْلٌ و بَیْعٌ۔

(۲) عین کلمہ یا تو ماضی ... یا ناقص کے ... جیسے طَوٰی و رَمٰی۔

(۳) الف تثنیہ کے پہلے ... جیسے دَعَوَا و رَمَیَا۔

(۴) ... کے پہلے ... جیسے طُوْلٌ و غَیُوْرٌ۔

(۵) یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے ... جیسے عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ۔

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمے کا ہم معنی ہو جس میں ... کا قاعدہ ... جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ

... [illegible] ... ہے۔

[illegible]

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی
قِیْلَ	بِیْعَ	خِیْفَ
قِیْلَا	بِیْعَا	خِیْفَا
قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیل

قِیْلَ۔ بِیْعَ۔ خِیْفَ اصل میں قُوِلَ۔ بُیِعَ۔ خُوِفَ تھا کسرہ و۔ ی پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کرکے ماقبل کو دیا۔ قِوْلَ۔ بِیْعَ۔ خِوْفَ ہوا۔ (قاعدہ نمبر ۱۰) پھر قِوْل اور خِوْف میں و ساکن ماقبل مکسور کو ی سے بدلا۔ اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا۔ (قاعدہ ۱۰) ٭

قُلْنَ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ۔ بُیِعْنَ۔ خُوِفْنَ تھا کسرہ و۔ ی پر دشوار تھا۔ نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) و۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قِلْنَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا اور بِعْنَ خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا ٭

(قاعدہ ۹) ٭

قاعدہ ۱۰:-

جو و۔ ی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو اس کا کسرہ بعد ازالۂ حرکت ماقبل کو دیں گے اگر و ہے تو ی سے بدل جائے گی۔ اور ی ہے تو قائم رہے گی ٭

سبق نمبر (۳۴)
گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ	(قاعدہ ۱۱) جو (و۔ی) متحرک ماقبل حرف ساکن کے واقع ہو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیجائیگی اور وہ حرکت فتحہ ہو تو (و۔ی) سے بدلیں گے۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے اور کسرہ ی سے نقل کیا گیا تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے۔ اور اگر ضمہ ی سے اور کسرہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو تو موافق اس حرکت کے بدل جائیں گے
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ تھا۔ (و۔ی) متحرک ماقبل	
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	اس کا حرف صحیح ساکن حرکت (و۔ی) کی	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	ماقبل کو دی یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ ہوا (قاعدہ ۱۱)	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	اور یَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ وَ اصل میں متحرک تھا	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	اب ماقبل اس کا مفتوح ہوا (وَ۔ الف) سے	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	بدلکر یَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) یَقُلْنَ یَبِعْنَ یَخَفْنَ	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	اصل میں یَقْوُلْنَ یَبْیِعْنَ یَخْوَفْنَ تھا حرکت	
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	(وَ۔یَ) کی ماقبل کو دی ÷ (قاعدہ ۱۱)	
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	واؤ۔ یَ اجتماع ساکنین سے گر گئے یَقُلْنَ	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	یَبِعْنَ ہوا۔ یَخْوَفْنَ میں بعد نقل حرکت وَ کو	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	الف سے بدلا (قاعدہ ۱۱) الف بسبب	
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ	اجتماع ساکنین کے حذف ہوا ÷	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	... ...	

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

(۱) وَ۔یَ فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) ان کے ماقبل حرف لین زائدہ نہ ہو جیسے بُوْیِعَ۔ سُیِّدَ ÷ (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اِجْوَدَّ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے یَثْوِیْ۔ یَحْیِیْ۔ (۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو جیسے اِسْوَادَّ و اِعْوَرَّ۔ (۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَهٗ و اَقْوِلْ بِهٖ۔ مِقْوَلٌ۔ مِقْوَالٌ ÷

سبق نمبر ۵۳

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ۔ یُبَاعُ۔ یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ یُبْیَعُ۔ یُخْوَفُ تھا۔ و۔ ی متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن۔ حرکت و ی کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱)
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	پھر یہ کہا کہ و ی اصل میں متحرک تھے اب ماقبل ان کے مفتوح ہوا تو و ی کو الف سے بدلا (قاعدہ ۱۱)
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	یُقَلْنَ یُبَعْنَ یُخَفْنَ اصل میں یُقَالْنَ یُبَاعْنَ یُخَافْنَ تھا تعلیل مثل یَخَفْنَ معروف کے ہے۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

سبق نمبر ۱۱۴؍۱۲۶

بحث نفی تاکید بلن — فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم — فعل مضارع معروف		
لَنْ یَقُوْلَ	لَنْ یَبِیْعَ	لَنْ یَخَافَ	لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَبِعْ	لَمْ یَخَفْ
لَنْ یَقُوْلَا	لَنْ یَبِیْعَا	لَنْ یَخَافَا	لَمْ یَقُوْلَا	لَمْ یَبِیْعَا	لَمْ یَخَافَا
لَنْ یَقُوْلُوْا	لَنْ یَبِیْعُوْا	لَنْ یَخَافُوْا	لَمْ یَقُوْلُوْا	لَمْ یَبِیْعُوْا	لَمْ یَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ یَقُلْنَ	لَنْ یَبِعْنَ	لَنْ یَخَفْنَ	لَمْ یَقُلْنَ	لَمْ یَبِعْنَ	لَمْ یَخَفْنَ
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِیْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِیْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلِیْ	لَنْ تَبِیْعِیْ	لَنْ تَخَافِیْ	لَمْ تَقُوْلِیْ	لَمْ تَبِیْعِیْ	لَمْ تَخَافِیْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَنْ اَقُوْلَ	لَنْ اَبِیْعَ	لَنْ اَخَافَ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ اَبِعْ	لَمْ اَخَفْ
لَنْ نَقُوْلَ	لَنْ نَبِیْعَ	لَنْ نَخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

(فائدہ نمبر ۱۳) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا جیسے لَمْ یَقُلْ میں لام ضمہ کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لَمْ یَقُوْلَا بن گیا۔

سبق نمبر (۳۷)

بحث امر حاضر معروف | بحث نہی حاضر معروف

قُلْ ؎۱	بِعْ ؎۱	خَفْ ؎۱	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا ؎۲	بِیْعَا ؎۲	خَافَا ؎۲	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِیْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِیْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِیْعُوْا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِیْ	بِیْعِیْ	خَافِیْ	لَا تَقُوْلِیْ	لَا تَبِیْعِیْ	لَا تَخَافِیْ
قُوْلَا	بِیْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِیْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف | بحث نہی غائب و متکلم معروف

لِیَقُلْ	لِیَبِعْ	لِیَخَفْ	لَا یَقُلْ	لَا یَبِعْ	لَا یَخَفْ
لِیَقُوْلَا	لِیَبِیْعَا	لِیَخَافَا	لَا یَقُوْلَا	لَا یَبِیْعَا	لَا یَخَافَا
لِیَقُوْلُوْا	لِیَبِیْعُوْا	لِیَخَافُوْا	لَا یَقُوْلُوْا	لَا یَبِیْعُوْا	لَا یَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِیْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِیْعَا	لَا تَخَافَا
لِیَقُلْنَ	لِیَبِعْنَ	لِیَخَفْنَ	لَا یَقُلْنَ	لَا یَبِعْنَ	لَا یَخَفْنَ
لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَقُلْ	لَا اَبِعْ	لَا اَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

؎۱ اصل میں اُقْوُلْ۔ اِبْیِعْ۔ اِخْوَفْ تھا۔ بموجب قاعدہ (۱۱) و۔ی کی حرکت ماقبل کو دیکر و۔ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا بسبب متحرک ہو جانے فاء کلمہ کے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی۔ ؎۲ اصل میں اُقْوُلَا۔ اِبْیِعَا۔ اِخْوَفَا تھا بموجب قاعدہ (۱۱) و۔ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا۔

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹)

اسم فاعل کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ بَائِعٌ۔ خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ۔ بَایِعٌ خَاوِفٌ تھا۔ و ی مکسور بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ سے بدلا۔ اور قَائِلٌ بَائِعٌ۔ خَائِفٌ ہو گیا ✣	(قاعدہ ۱۳) جو و۔ ی مکسور بجائے عین کلمہ فاعل بعد الف زائدہ کے واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو وہ ہمزہ سے بدل جاتی ہے ✣
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ		
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ		
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ		
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ		
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ		

اسم مفعول کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل
مَقُوْلٌ	مَبِيْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ۔ مَبِيْعٌ۔ مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ۔ مَبْيُوْعٌ مَخْوُوْفٌ تھا۔ و۔ ی متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن و۔ ی کی حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۱) مَقُوْوْلٌ مَبُيْوْعٌ۔ مَخُوْوْفٌ ہوا۔ و۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ مَقُوْلٌ۔ مَبُوْعٌ۔ مَخُوْفٌ ہوا۔ مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے مَبِوْعٌ ہوا۔ اب واؤ ساکن ماقبل اس کا مکسور کو ی سے بدلا مَبِيْعٌ ہوا ✣
مَقُوْلَانِ	مَبِيْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِيْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ

اجوف یائی کے مفعول تصحیح زیادہ مستعمل ہے۔ جیسے مَدْيُوْنٌ (قرضدار) مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم۔ جیسے مَصْوُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ) ✣

اِفعال		اِستفعال		اِفتعال		اِنفعال		تفعیل		تفعّل		مفاعلة		[illegible]	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
[illegible]	الإطارة	الاستعانة	الاستمالة	الاحتساب	الاختيار	الانقياد	الانهيار	التحويل	التمييز	التقوّل	التبيّن	المحاورة	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اقام	اطار	استعان	استمال	احتسب	اختار	انقاد	انهار	حوّل	ميّز	تقوّل	تبيّن	حاور	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟
(۲) تصرفات لفظی میں سے کون سا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے ؟
(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ ؟
(۴) تخافُ میں کیا تعلیل ہوئی اور واؤ ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہو گیا ؟
(۵) بیعا (تثنیہ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے ؟
(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَبْیُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جا سکتا ہے ؟
ب (۱) قُلْنَ ۔ بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کرو ؟
(۲) خِفْنَ اور بُعْنَ میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں ؟
ج (۱) اَقَامَ باب افعال میں لاکر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے ؟
(۲) بَایَعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کہ یٰ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے ؟
د ۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو ؟
(۱) إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ...)
(۲) زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ (ہم نے نچلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی)
(۳) شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (ہر کام میں اُن سے مشورہ لے)
(۴) إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو)
(۵) تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو)
(۶) إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں)
(۷) اِبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید ...

سبق نمبر ۴۰ و ۴۱

ناقص کا بیان

ناقص واوی[1] ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ دَالدُّعَاءُ والدَّعْوَةُ بلانا) ؂

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا) ؂

کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخْوَةُ سست ہونا) ؂

فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا) ؂

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیر اندازی کرنا) ؂

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا) ؂

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَةُ ڈرنا) ؂

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صیغے کے محاذات میں لکھی گئی ہیں اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا ؂

---

[1] قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثٰی یَجْثِیْ ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)

نَهُوَ یَنْهُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنَّهَایَةُ کمال عقل کو پہنچنا)

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَةُ پوشیدہ بات کرنا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیل
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا۔ (قاعدہ ۸)
دَعَوَا	رَمَیَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گرگیا
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے ؛
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے (و۔ی) الف ہوا۔ چونکہ تائے مابین ساکن کے حکم میں ہے۔ اس لئے الف اجتماع ساکنین سے گرگیا۔
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	بروزن نَصَرْنَ وضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں ؛
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں ؛
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	

فائدہ :- جو الف اصل میں وَ ہو اس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو بصورت یٰ لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ) ؛

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر یٰ ہو گیا (ق ۱۴) ۔	(قاعدہ ۱۴) جو واو کسرہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو وہ یا ہو جاتا ہے ۔ (قاعدہ ۱۵) جب لام کلمہ میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اور اس کے بعد واو ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں ۔ اگر واو نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں ۔
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ و یٰ سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا۔ ضمہ یٰ پر دشوار تھا ماقبل کو دیا یٰ بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵) ۔	
رَضِیَتْ، رَضِیَتَا	اصل میں رَضِوَتْ، رَضِوَتَا ہے تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رضین، رضیت، رضیتما، رضیتم، رضیت، رضیتما، رضیتن، رضیت، رضینا	ان سب صیغوں میں و یا سے بدلا ہے	

سبق نمبر ۴۲ گردان ماضی مجہول

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل	واوی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر ی ہو گیا (قاعدہ ۱۱)	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل رَضِیَ معروف (ق ۱۱)
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا۔ ی بسبب اجتماع ساکنین گر گئی (ق ۱۵)	رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا تعلیل مثل رَضُوْا معروف (ق ۱۵)
دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا	ان سب صیغوں میں ی و سے بدلا ہوا ہے	رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا	یہ سب صیغے اصل پر ہیں	رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا	ان صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے

سبق نمبر (۴۳)

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل
یَدْعُوْا	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ اور یَرْمِیُ تھے ضمہ و۔ ی پر دشوار
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ و۔ ی پر دشوار تھا۔ یَدْعُوُوْنَ میں و کو ساکن کیا (ق ۱۶) یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۵) اجتماع ساکنین سے و۔ ی گر گئے۔
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں
تَدْعُوْا	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ و۔ ی پر دشوار تھا۔ تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی۔ (ق ۱۷) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ق ۱۸) و۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	

قاعدہ

ق نمبر ۱۶:- جو حرف علّت لام کلمے میں مضموم اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں۔

ق نمبر ۱۷:- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے بعد ی ہو۔ ورنہ حذف کرتے ہیں پھر بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں۔

ق نمبر ۱۸:- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں۔

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
یرضی	اصل میں یرضو تھا واو تیسری جگہ تھا۔ اب یہ چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف تھی ی سے بدلا (ق ۱۹) اور ی بعد فتحہ کے الف ہو گیا	قاعدہ نمبر ۱۹:- جو واو کلمہ میں تیسری جگہ یا زیادہ ہو اور ماقبل اس کے ضمہ نہ ہو ... وہ واو ی سے بدل جاتا ہے ✣
یرضیان	اصل میں یرضوان تھا واو کو ی سے بدلا (ق ۱۹)	
یرضون	اصل میں یرضوون تھا واو کو ی سے بدلا (ق ۱۹) یرضیون ہوا۔ ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
ترضی	اصل میں ترضو تھا مثل یرضی ✣	
ترضیان	اصل میں ترضوان تھا مثل یرضیان ✣	
یرضین	اصل میں یرضون تھا بروزن یفعلن کے واو بحکم قاعدہ (۱۹) ی	
ترضی	مثل یرضی	
ترضیان	مثل یرضیان ✣	
ترضون	اصل میں ترضوون تھا مثل یرضون کے عمل کیا ✣	
ترضین	اصل میں ترضوین تھا۔ و ی سے بدلا ترضیین ہوا ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔	
ترضیان	مثل یرضیان۔	
ترضین	مثل یرضین۔	
ارضی نرضی	مثل یرضی کے	

سبق (۴۴)

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
يُدْعَى (اصل میں يُدْعَوُ تھا)	يُرْمَى (اصل میں يُرْمَيُ تھا)	يُرْضَى (اصل میں يُرْضَوُ تھا)
يُدْعَيَانِ	يُرْمَيَانِ	يُرْضَيَانِ
يُدْعَوْنَ (اصل میں يُدْعَوُوْنَ تھا)	يُرْمَوْنَ (اصل میں يُرْمَيُوْنَ تھا)	يُرْضَوْنَ (اصل میں يُرْضَوُوْنَ تھا)
تُدْعَى	تُرْمَى	تُرْضَى
تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ	تُرْضَيَانِ
يُدْعَيْنَ	يُرْمَيْنَ	يُرْضَيْنَ
تُدْعَى	تُرْمَى	تُرْضَى
تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ	تُرْضَيَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَيْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْضَيْنَ
تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ	تُرْضَيَانِ
تُدْعَيْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْضَيْنَ
أُدْعَى	أُرْمَى	أُرْضَى
نُدْعَى	نُرْمَى	نُرْضَى

سبق نمبر ۵۴

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف		
لَن یَّدعُوَ	لَن یَّرمِیَ	لَن یَّرضٰی	لَم یَدعُ	لَم یَرمِ	لَم یَرضَ
لَن یَّدعُوَا	لَن یَّرمِیَا	لَن یَّرضَیَا	لَم یَدعُوَا	لَم یَرمِیَا	لَم یَرضَیَا
لَن یَّدعُوا	لَن یَّرمُوا	لَن یَّرضَوا	لَم یَدعُوا	لَم یَرمُوا	لَم یَرضَوا
لَن تَدعُوَ	لَن تَرمِیَ	لَن تَرضٰی	لَم تَدعُ	لَم تَرمِ	لَم تَرضَ
لَن تَدعُوَا	لَن تَرمِیَا	لَن تَرضَیَا	لَم تَدعُوَا	لَم تَرمِیَا	لَم تَرضَیَا
لَن یَّدعُونَ	لَن یَّرمِینَ	لَن یَّرضَینَ	لَم یَدعُونَ	لَم یَرمِینَ	لَم یَرضَینَ
لَن تَدعُوَ	لَن تَرمِیَ	لَن تَرضٰی	لَم تَدعُ	لَم تَرمِ	لَم تَرضَ
لَن تَدعُوَا	لَن تَرمِیَا	لَن تَرضَیَا	لَم تَدعُوَا	لَم تَرمِیَا	لَم تَرضَیَا
لَن تَدعُوا	لَن تَرمُوا	لَن تَرضَوا	لَم تَدعُوا	لَم تَرمُوا	لَم تَرضَوا
لَن تَدعِی	لَن تَرمِی	لَن تَرضَی	لَم تَدعِی	لَم تَرمِی	لَم تَرضَی
لَن تَدعُوَا	لَن تَرمِیَا	لَن تَرضَیَا	لَم تَدعُوَا	لَم تَرمِیَا	لَم تَرضَیَا
لَن تَدعُونَ	لَن تَرمِینَ	لَن تَرضَینَ	لَم تَدعُونَ	لَم تَرمِینَ	لَم تَرضَینَ
لَن اَدعُوَ	لَن اَرمِیَ	لَن اَرضٰی	لَم اَدعُ	لَم اَرمِ	لَم اَرضَ
لَن نَّدعُوَ	لَن نَّرمِیَ	لَن نَّرضٰی	لَم نَدعُ	لَم نَرمِ	لَم نَرضَ

تنبیہ

مضارع مجہول پر لَن لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں جیسے۔ لَن یُّدعٰی ۔ لَن یُّرمٰی ۔ لَن یُّرضٰی تا آخر۔

اور لَم لگانے سے نفی جحد بلم کے صیغے۔ جیسے لَم یُدعَ ۔ لَم یُرمَ ۔ لَم یُرضَ تا آخر۔

سبق نمبر (۲۴)

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَدْعِیْ	لَا تَرْمِیْ	لَا تَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَا تَرْضَيْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَا يَدْعُ	لَا يَرْمِ	لَا يَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَا يَدْعُوَا	لَا يَرْمِيَا	لَا يَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَا يَدْعُوْا	لَا يَرْمُوْا	لَا يَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	لَا يَرْمِيْنَ	لَا يَرْضَيْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

فائدہ :- (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ :- (۲) نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع با لام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی۔ جیسے اُدْعُوَنَّ۔ اُدْعُوْنْ۔ لِيَدْعُوَنَّ۔ لِيَدْعُوْنْ۔ لَا تَدْعُوَنَّ لَا تَدْعُوْنْ وغیرہ۔

اسم فاعل کی بحث

داعٍ	رامٍ	راضٍ	
داعِیَانِ	رامِیَانِ	راضِیَانِ	اصل میں داعِوٌ - رامِیٌ - راضِوٌ تھا داعِوٌ راضِوٌ میں واو بعد کسرہ کے طرف میں واقع ہو کر داعِیٌ - راضِیٌ ہوا (ق ۱۴) ضمہ یٰ پر دشوار تھا۔ تینوں جگہ ساکن کیا اب یٰ اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے یٰ اجتماع ساکنین سے گر گئی داعٍ - رامٍ - راضٍ رہا۔
داعُونَ	رامُونَ	راضُونَ	
داعِیَۃٌ	رامِیَۃٌ	راضِیَۃٌ	
داعِیَتَانِ	رامِیَتَانِ	راضِیَتَانِ	
داعِیَاتٌ	رامِیَاتٌ	راضِیَاتٌ	

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ
مَدْعُوُّونَ	مَرْمِیُّونَ	مَرْضِیُّونَ	مَدْعُوَّۃٌ	مَرْمِیَّۃٌ	مَرْضِیَّۃٌ
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ

اصل میں مَدْعُوْوٌ - مَرْمُوْیٌ - مَرْضُوْوٌ تھا۔ مَدْعُوْوٌ میں دو واو جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُوْوٌ میں ماضی و مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے واو کو یٰ کیا۔ اب مَرْمُوْیٌ و مَرْضُوْیٌ میں واو۔ یٰ ایک جگہ ہوئے۔ اول ساکن تھا واو کو یٰ سے بدلا اور یٰ کو یٰ میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو واسطے مناسبت یٰ کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِیٌّ مَرْضِیٌّ ہوا

ق ۲۰ - جب دو واو ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں (ق ۲۱) جب واو۔ یٰ ایک کلمہ میں جمع ہوں اول ان میں سے ساکن ہو تو واو کو یٰ سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں۔

سبق نمبر (۷۴)

لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو سے تفصیل انکی یہ ہے

لفیف مفروق			لفیف مقرون	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وَقَی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
یَقِیْ	یَوْجٰی	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْوٰی
وِقَایَةً	وَجْیًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّةً
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوٍ قَوِیٌّ
وُقِیَ	—	وُلِیَ	طُوِیَ	...
یُوْقٰی	...	یُوْلٰی	یُطْوٰی	...
وِقَایَةً	...	وَلْیًا	طَیًّا	...
مَوْقِیٌّ	...	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	...
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَطْوًی	مَقْوًی

گردان ماضی - وَقٰی - وَقَیَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَیْنَ - الخ

گردان مضارع - یَقِیْ - یَقِیَانِ - یَقُوْنَ - تَقِیْ - تَقِیَانِ - یَقِیْنَ - الخ

گردان امر - قِ - قِیَا - قُوْا - قِیْ - قِیَا - قِیْنَ۔

[illegible]

متفرق تعلیلیں

ق ۱۴۲: فعلی اسمی کے لام کلمے کی جگہ یا ہو تو واؤ ہو جاتی ہے جیسے فتوی و ثنوی کہ اصل میں فتیا اور ثنیا تھا مگر فعلی وصفی میں یا قائم رہتی ہے جیسے صدیا مونث صدیان ٭

ق ۱۴۳: فعلی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو یا ہو جاتی ہے جیسے دنیا و علیا کہ اصل میں دنوا و علوا تھا مگر فعلی وصفی میں واؤ قائم رہتی ہے جیسے غزوی مونث اغزی ٭

(ق ۱۴۴) جو واؤ یا اسم کے آخر میں بعد الف زائدہ کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو جیسے دعاء و بناء کہ اصل میں دعاو و بنای تھا۔ برخلاف عداوۃ و ہدایۃ کے ٭

(ق ۱۴۵) جو واؤ اسم کے آخر میں بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو ضمہ ماقبل کسرہ سے بدل ہوتا ہے۔ اور واؤ برعایت کسرہ ماقبل یا ہو جاتی ہے جیسے ادل و تقلس کہ اصل میں ادلو و تقلسو تھے ٭

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

(۱) اجلاء و اغناء کہ اصل میں اجلاو و اغنای تھا۔ واؤ یا طرف کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ ہو گیا ٭

(۲) تسمیۃ و تقویۃ اصل میں تسمیو و تقویو تھے بحکم قاعدہ مرمی کے ایسے تسمی و تقوی ہونا چاہیئے تھا مگر ایک یا کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری کو تجرید سے کرت لبعوض یائے محذوفہ آخر میں بڑھا دی تسمیۃ و تقویۃ ہوا ٭

(۳) محاباۃ و ملاقاۃ اصل میں محابوۃ و ملاقیۃ تھے واؤ یا بقاعدہ قال الف سے بدل ہوا ٭

(۴) تعدیا و تمنیا اصل میں تعدوا و تمنیا تھے واؤ یا متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے۔ ضمہ کو کسرہ سے اور واؤ کو بسبب کسرہ ماقبل یا سے بدلا تعدیا و تمنیا ہوا ٭

(۵) تلاقیا و توالیا اصل میں تلاقیا و توالوا تھے ان کی تعلیل بعینہ مثل تعدیا و تمنیا کے ہے ٭

سبق نمبر ۴۸ ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص و لفیف)

اِفعَالٌ		تَفعِیلٌ		مُفَاعَلَۃٌ		تَفَعُّلٌ		تَفَاعُلٌ		اِفتِعَالٌ		اِنفِعَالٌ		اِستِفعَالٌ	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْاِعلَاءُ (بلند کرنا)	اَلْاِغنَاءُ (بے پرواہ بنانا)	اَلتَّسمِیَۃُ (نام رکھنا)	اَلتَّقوِیَۃُ (قوت دینا)	اَلْمُعَادَاۃُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلْمُلَاقَاۃُ (باہم ملنا)	اَلتَّعَدِّی (حد سے بڑھنا)	اَلتَّمَنِّی (آرزو کرنا)	اَلتَّلَافِی (تدارک کرنا)	اَلتَّوَالِی (پے درپے کام کرنا)	اَلْاِجتِبَاءُ (چن لینا)	اَلْاِلتِقَاءُ (ملنا)	اَلْاِنمِحَاءُ (محو ہونا)	اَلْاِنزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)	اَلْاِستِعلَاءُ (بلند ہونا)	اَلْاِستِغنَاءُ (بے پرواہ ہونا)
اَعلٰی	اَغنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجتَبٰی	اِلتَقٰی	اِنمَحٰی	اِنزَوٰی	اِستَعلٰی	اِستَغنٰی
یُعلِی	یُغنِی	یُسَمِّی	یُقَوِّی	یُعَادِی	یُلَاقِی	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجتَبِی	یَلتَقِی	یَنمَحِی	یَنزَوِی	یَستَعلِی	یَستَغنِی
اِعلَاءً	اِغنَاءً	تَسمِیَۃً	تَقوِیَۃً	مُعَادَاۃً	مُلَاقَاۃً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجتِبَاءً	اِلتِقَاءً	اِنمِحَاءً	اِنزِوَاءً	اِستِعلَاءً	اِستِغنَاءً
مُعلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجتَبٍ	الخ	مُنمَحٍ	مُنزَوٍ	مُستَعلٍ	مُستَغنٍ
اُعلِیَ		سُمِّیَ		عُودِیَ		تُعُدِّیَ		تُلُوفِیَ		اُجتُبِیَ		...		اُستُعلِیَ	الخ
یُعلٰی		یُسَمّٰی		یُعَادٰی		یُتَعَدّٰی		یُتَلَافٰی		یُجتَبٰی				یُستَعلٰی	
اِعلَاءً		تَسمِیَۃً		مُعَادَاۃً		تَعَدِّیًا		تَلَافِیًا		اِجتِبَاءً				اِستِعلَاءً	
مُعلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی		مُتَلَافًی		مُجتَبًی				مُستَعلًی	
اَعلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجتَبِ		اِنمَحِ		اِستَعلِ	
لَا تُعلِ		لَا تُسَمِّ		لَا تُعَادِ		لَا تَتَعَدَّ		لَا تَتَلَافَ		لَا تَجتَبِ		لَا تَنمَحِ		لَا تَستَعلِ	

سوالات

الف - (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لفیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کونسا قاعدہ تصرفاتِ لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قَوِیَ اور رَمَیٰ دونوں میں واؤ، یٰ متحرک ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴) مَرْمِیٌّ اور مَوْقِیٌّ کی اصل کیا ہے - اُن کی تعلیل کرو؟

(۵) یَرْضَیٰ اور یَقْوَیٰ میں واؤ کس قاعدے سے یٰ ہوئی؟

(۶) نونِ تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو؟

ب (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْنَ اور تَقْوَیْنَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟

ج - (۱) دَعَیٰ اور وَقَیٰ سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو؟

(۲) مَشَیٰ سے باب تفعّل اور عَلَیٰ سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئیگا؟ مع تعلیل بیان کرو؟

د - فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو؟

(۱) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)

(۲) اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانیوالا نہ آیا ہو)

(۳) - وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

(۴) رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ ان کو سوداگری اور بیچنا خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی)

(۵) وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ اُدھر منہ کرتا ہے)

(۶) نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ - (نوحؑ نے ہم کو پکارا اور ہم بہت اچھے پکار پر پہنچنے والے ہیں)

(۷) اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ (جب تم اُدھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو) +

(۸) اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی) +

(۹) اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے) +

(۱۰) لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا) +

سبق نمبر ۴۹-۵۰

مُضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے جیسے حَبُبْتَ بمعنی حَبَّ و لَبُبْتَ ۔

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اسکی تین صورتیں ہیں ۔

(۱) ادغام قیاسی - جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا دال کو دال میں ادغام کیا)

(۲) حذف سماعی - جیسے ظَلْتُمْ کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا پہلے لام کو حذف کیا)

(۳) ابدال سماعی - جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا دوسرے لام کو ی سے ابدال)

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اسکو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی گردان اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں ۔

فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدَّ میں اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک - جیسے صَدَدْتُّ اور پڑھیں گے صَدَتُّ ۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تفسیر	فائدہ
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مدّ اصل میں مَدَدَ تھا دو	ق (۱) جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ق (۲) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں اور اگر ان کا ماقبل حرف متحرک ہو یا لین زائد تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں ۔
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ	حرف متحرک ایک جنس کے	
مَدُّوْا	مُدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ	جمع ہوئے پہلے کو ساکن	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	کرکے دوسرے میں ادغام	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	کیا (ق ۱) یَمُدُّ اصل میں	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	یَمْدُدُ تھا دو حرف متحرک	
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	ایک جنس کے جمع ہوئے اور ماقبل	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	ان کا حرف صحیح ساکن پہلے	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	حرف کی حرکت ماقبل کو دی اور	
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲)	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ میں ادغام	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	ممتنع ہے کیونکہ دوسرا حرف	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	ساکن بسکون لازم ہے	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	قاعدہ (۳)	

شرائطِ ادغام

(۱) اعلال مرجح نہ ہو جیسے اِدْعَوِیْ۔

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے سَبَبٌ و سُرُرٌ۔

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدلا نہ ہو جیسے اُوْدِیَ (اِیْوَاءٌ سے) وُوْدِلَ (مُقَاوَلَۃٌ سے) ۔

(۴) حرف اول مشدد نہ ہو جیسے حُلِّبَ (تَحْلِیْبٌ سے) ۔

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے جَلْبَبَ) ۔

سبق نمبر (۱۵)

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تغییر
لن یمدَّ	لم یمدَّ	لیمدَّنَّ	لیمدَّنْ	مُدَّ	لا تمدَّ	لم یمدُّ اصل میں لم یمدُدْ
	لم یمدُدْ			اُمدُدْ	لا تمدُدْ	تھا فک ادغام کی حالت میں
لن یمدّا	لم یمدّا	لیمدّانِّ	لیمدُّنْ	مُدّا	لا تمدّا	لم یمدُدْ پڑھیں گے اور
لن یمدّوا	لم یمدّوا	لیمدُّنَّ		مُدّوا	لا تمدّوا	ادغام کی حالت میں بعد نقل
لن تمدَّ	لم تمدَّ	لتمدَّنَّ	لتمدَّنْ	مُدّی	لا تمدّی	حرکت کے لم یمدُّ بسبب
	لم تمدُدْ					اجتماع ساکنین کے حرف
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانِّ	...	مُدّا	لا تمدّا	دوم کو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ دیا
لن یمدُدْنَ	لم یمدُدْنَ	لیمدُدْنانِّ	...	اُمدُدْنَ	لا تمدُدْنَ	لم یمدُّ بنا (قاعدہ ۳)
لن تمدَّ	لم تمدَّ	لتمدَّنَّ	لتمدَّنْ	لیمدَّ	لا یمدَّ	علی ہذا امر میں کہیں گے
	لم تمدُدْ			لیمدُدْ	لا یمدُدْ	مُدُّ (بحرکات ثلثہ) اُمدُدْ
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانِّ	...	لیمدّا	لا یمدّا	فِرَّ (بالفتح والکسر) اِفرِرْ
لن تمدّوا	لم تمدّوا	لتمدُّنَّ	لتمدُّنْ	لیمدّوا	لا یمدّوا	مَسَّ بالفتح والکسر
لن تمدّی	لم تمدّی	لتمدِّنَّ	لتمدِّنْ	لتمدّی	لا تمدّی	امسَسْ (اور ہمزہ
				لتمدُدْ	لا تمدُدْ	وصل بحالت ادغام
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانِّ	...	لتمدّا	لا تمدّا	ساقط ہو جائے گا)۔
لن تمدُدْنَ	لم تمدُدْنَ	لتمدُدْنانِّ	...	لیمدُدْنَ	لا یمدُدْنَ	... ...
لن اَمدَّ	لم اَمدَّ	لاَمدَّنَّ	لاَمدَّنْ	لِاَمدَّ	لا اَمدَّ	... ...
	لم اَمدُدْ			لِاَمدُدْ	لا اَمدُدْ	... ...
لن نمدَّ	لم نمدَّ	لنمدَّنَّ	لنمدَّنْ	لِنمدَّ	لا نمدَّ	... ...
	لم نمدُدْ			لِنمدُدْ	لا نمدُدْ	... ...

ق (۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے جیسے مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بنقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ما قبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کیلئے ضمہ بھی جائز ہے۔

نمبر علیٰ	نمبر معروف	تغییر	فائدہ
مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّونَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ مَمْدُوْدَاتٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا مَادٌّ ہوا۔ (ق ۲)	مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ اول مدّہ دوسرا مُدغم اور جب اجتماع ساکنین ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ کہتے ہیں مگر جب اول مدّہ یا دوسرا مُدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں جیسے خِفْنَ اور قُلِ الْحَقَّ ✦

قاعدہ ۴: جس جگہ دو حرف ہم جنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدٌّ وصَرَّفَ کہ اصل میں مَدْدٌ وصَرْرَفَ تھا ✦

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی تھا تؔ کو دال سے بدلا۔ اور دال میں ادغام کیا ✦

تؔ افتعال کے احکام | اگر فؔ کلمہ افتعال کا دؔ۔ ذؔ۔ زؔ ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِدِّعَاءٌ۔ اِدِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر فؔ افتعال کی صؔ۔ ضؔ۔ طؔ۔ ظؔ ہو تو تؔ۔ طؔ ہو جاتی ہے جیسے۔ اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ اِضْتِرَابٌ۔ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھا ✦

تؔ تفعّل اور تفاعل کے احکام | جب تفعّل اور تفاعل کا فؔ کلمہ منجملہ گیارہ حرف تؔ۔ ثؔ۔ دؔ۔ ذؔ۔ زؔ۔ سؔ۔ شؔ۔ صؔ۔ ضؔ۔ طؔ۔ ظؔ کے ہو تو جائز ہے کہ تؔ تفعّل اور تفاعل کو فؔ کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزۂ وصل آئے گا جیسے اِطَّهَّرَ۔ یَطَّهَّرُ۔ اِطَّهُّرًا و اِثَّاقَلَ۔ یَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقُلًا ✦

سبق نمبر (۵۲)

ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلہ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْاِمْدَادُ (مدد دینا)	اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)	اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)	اَلْمُمَاسَّۃُ (باہم ملنا)	اَلتَّمَاسُّ (ملنا)	اَلتَّقْرِیْرُ (ثابت کرنا)	اَلتَّقَرُّرُ (ثابت ہونا)
اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
یُمِدُّ	یَسْتَمِدُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یُمَاسُّ	یَتَمَاسُّ	یُقَرِّرُ	یَتَقَرَّرُ
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّۃً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	...	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	...
یُمَدُّ	یُسْتَمَدُّ	یُمْتَدُّ	...	یُمَاسُّ	یُتَمَاسُّ	یُقَرَّرُ	...
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	...	مُمَاسَّۃً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	...	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	...
اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسِّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسَسْ	...	...
لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسِّ	لَا تَمَاسَّ	لَا تُقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَمَاسَسْ	...	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱- باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یُمِدُّ (قاعدہ ۱) جاری ہوگا اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مَکَّ (ق ۱) تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئیں گے۔

فائدہ ۲- باب افعال استفعال تفعیل تفعّل کے باقی ابواب کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف صورت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کسرہ سے ہے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتحہ سے۔

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں ان کے نام مع تعریف بیان کرو؟
(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟
(۴) لَمْ يَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا حرکت آسکتی ہے؟
(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟
(۶) يَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ يَمْدُدْ میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟
ب (۱) آدٌّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) سَبَبٌ اور قُوُوْلٌ میں ادغام کرنے کی کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟
ج (۱) مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو؟
(۲) خَتَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو؟
د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو؟
۱۔ إِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو)
۲۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر) (۳) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)
(۴) مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدائے تعالیٰ کے ذمے ہے)
(۵) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)
(۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپایا نامراد ہوا)
(۷) مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (جو خدا تعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرے گا)
(۸) لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)
(۹) اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر (۵۳)

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں +

ایک ہمزہ کی تخفیف | ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں +

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمہ کے واؤ سے اور بعد کسرہ کے ی سے) جیسے رَاسٌ۔ بُوْسٌ۔ ذِيْبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ۔ بُؤْسٌ۔ ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے و سے اور بعد کسرہ کے ی سے جوازاً بدل جاتا ہے جیسے جُوَنٌ۔ مِيَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ۔ مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا و یا ی ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ۔ خَطِيَّةٌ۔ اُفَيِّسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ۔ خَطِيْئَةٌ۔ اُفَيْئِسٌ تھا +

---

۵ یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کیساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدۂ اعلال و ادغام کو ترجیح دیجاتی ہے دیکھو نَاؤُسٌ اور نَاؤُمٌ میں اس قاعدے کیساتھ قاعدۂ اعلال و ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے ان ہی دونوں کو عمل میں لاکر نُوُوْسٌ اور نُوُمٌّ پڑھا۔ اور یہ قاعدۂ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کریں جیسے یَسَلُ۔ شَیٌ۔ ضَوٌ۔ قَدَ اَفْلَحَ۔ کہ اصل میں یَسْئَلُ۔ شَیْئٌ۔ ضَوْءٌ۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا ❊

دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں ❊

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا۔ اصل میں أأْمَنَ۔ أُؤْمِنَ۔ إِئْمَانًا۔ تھا

فائدہ۔ کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ کہ اصل میں اُؤْکُلْ۔ اُؤْخُذْ۔ اُؤْمُرْ تھے اور قاعدہ بالا کے مطابق۔ اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ آنا چاہیئے تھا۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کیئے جاتے ہیں۔ کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں بشروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ درج کلام میں باقی رہے گا۔ (دیکھو صفحہ ۹۴) ❊

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور تو دوسرے ہمزہ کو یٰ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاءٍ کہ اصل میں جَاءِءٌ تھا۔ مگر اَیِمَّۃٌ میں (کہ اصل میں اَئِمَّۃٌ تھا) یہ قاعدہ جوازی ہے ❊

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اُوَادِمُ و اُوَیْدِمُ کہ اصل میں أأَادِمُ و أُأَیْدِمُ تھا

مستثنےٰ ہمزہ اُکْرِمُ کہ اصل میں اُءَکْرِمُ تھا۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کیلئے گو ان میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے ❊

سبق نمبر (۵۱)

مجرد کے ابواب | مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین اور مہموز اللام تین تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے

ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کرو ۞

	(۱) مَهْمُوزُ الْفَاءِ				(۲) مَهْمُوزُ الْعَيْنِ			(۳) مَهْمُوزُ اللَّامِ		
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماضی	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُؤَ	صَدِئَ
مضارع	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْأَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُؤُ	يَصْدَأُ
مصدر	أَمْرًا	أَدْبًا	أَدَبًا	أَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْأَةً	صَدَأً
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	أَدِيبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيءٌ	صَدِئٌ
ماضی	أُمِرَ	أُدِبَ	...	أُمِنَ	سُئِلَ	...	...	قُرِئَ	...	...
مضارع	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	...	يُؤْمَنُ	يُسْأَلُ	...	...	يُقْرَأُ	...	...
مصدر	أَمْرًا	أَدْبًا	...	أَمْنًا	سُؤَالًا	..	...	قِرَاءَةً	...	...
اسم مفعول	مَأْمُورٌ	مَأْدُوبٌ	...	مَأْمُونٌ	مَسْئُولٌ	...	...	مَقْرُوءٌ	...	...
امر	مُرْ	إِيْدِبْ	أُوْدُبْ	إِيْمَنْ	اِسْأَلْ	أُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَأْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْأَسْ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَأْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْأَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَأٌ	مَجْرَأٌ	مَصْدَأٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبَةٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْأَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَأٌ	مِجْرَأٌ	مِصْدَأٌ
اسم تفضیل	آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ	أَسْأَلُ	أَلْأَمُ	أَيْأَسُ	أَقْرَأُ	أَجْرَأُ	أَصْدَأُ

تنبیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہوں گے :

(۱) مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاْسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں یُؤْسُ کا قاعدہ اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں آمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر ہوگا۔

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اُؤْمِنْ وَاِیْمَانًا کے ماتحت ہے۔ جیسے اُدُبْ یا دُبْ سے اِیْدِبْ۔ اُدُبْ یا دُبْ سے اُوْدُبْ مگر اُمُرْ یا مُرْ سے خلاف قیاس مُرْ آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی۔

امر حاضر :۔ مُرْ۔ مُرَا۔ مُرُوْا۔ مُرِیْ۔ مُرَا۔ مُرْنَ۔

بالنون ثقیلہ :۔ مُرَنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرُنَّ۔ مُرِنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرْنَانِّ۔

بالنون خفیفہ :۔ مُرَنْ ـــــ مُرُنْ مُرِنْ ـــــ

فائدہ :۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ جیسے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوۃِ۔

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْئَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائیگا جیسے سَاَلَ یَسْئَلُ سے سَلْ آئیگا۔ اور گردان یوں ہوگی :۔

سَلْ۔ سَلَا۔ سَلُوْا۔ سَلِیْ۔ سَلَا۔ سَلْنَ

بالنون ثقیلہ :۔ سَلَنَّ ..... سَلْنَانِّ

فائدہ :۔ سَلْ شروع میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ آتا ہے جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ۔

(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے۔

سبق نمبر (۵۵)

مزید کے ابواب سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو۔ اگر اٰمِنَ کو باب افعال میں اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اَذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی

باب افعال۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر منہ اٰمِنْ والنہی عنہ لَا تُؤْمِنْ ۔ باب افتعال۔ اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا مُؤْتَمِرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَا تَأْتَمِرْ

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ یَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا مُسْتَأْذِنٌ الامر منہ اِسْتَأْذِنْ والنہی عنہ لَا تَسْتَأْذِنْ

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں کے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہموز الفاء ہوں۔ تَفَعُّل تَفَاعُل تَفْعِیْل مُفَاعَلَۃ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے

تَأَثَّرَ یَتَأَثَّرُ تَأَثُّرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)
تَفَاْءَلَ یَتَفَاْءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فأل سے)
بَرَّأَ یُبَرِّئُ تَبْرِئَۃً (باب تفعیل مادہ برء سے)
اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً (باب مفاعلہ مادہ اخذ سے)

ہر سہ باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی۔

سوالات

الف (۱) یَأمُرُ اور یُؤْمَرُ میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟
(۲) مِئْمَرٌ (اسم آلہ) اور آمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی ؟
(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟
(۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟
(۵) مزید فیہ کے کون کون ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟
(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟
ب (۱) تُکْرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا ؟
(۲) یُؤْوِسُ کی اصل کیا ہے اور اس میں رَأْسٌ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟
ج (۱) اَدَبَ سے باب تفعّل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مؤنث حاضر بیان کرو ؟ (۲) قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب بالنون ثقیلہ کیا آئے گی ؟
د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو ؟ (۱) کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)
(۲) فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)
(۳) هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد سے پیدا کیا)
(۴) نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)
(۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر مواخذہ نہ کر)
(۶) لَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں)
(۷) لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا۔ (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)

سبق نمبر (۵۶)

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے یہ جنسیں تیرہ ہیں (۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کیساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے ؂

۱- مہموز الفاء واجوف واوی۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا) آبَ یَؤُوْبُ بروزن قَالَ یَقُوْلُ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور وَ میں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یَؤُوْبُ کہ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدہ رَأْسٌ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واؤ کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے ؂

(۲) مہموز الفاء واجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) آدَ یَئِیْدُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت یَبِیْعُ کے وزن پر رہیگا۔

(۳) مہموز الفاء وناقص واوی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاُتُوُّ (کوتاہی کرنا) اَتَا یَاْتُوْا بروزن دَعَا یَدْعُوْا ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور وَ میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا ؂

(۴) مہموز الفاء وناقص یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَاْتِیْ بروزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَاْبٰی ؂

(۵)۔ مہموز الفاء لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا) اَوٰی یَاْوِیْ بروزن طَوٰی یَطْوِیْ ✤

(۶)۔ مہموز العین و مثال واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَاْدُ (زندہ درگور کرنا) وَاَدَ یَئِدُ بروزن وَعَدَ یَعِدُ ✤

(۷)۔ مہموز العین و ناقص یائی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا اور جاننا) رَاٰی یَرٰی۔ مہموز کا قاعدہ نمبر (۴) اس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مفعول مَرْئِیٌّ و اسم ظرف مَرْاٰی اور اسم آلہ مِرْاٰۃٌ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کا حذف جوازی ہے ✤

(۸)۔ مہموز العین و لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَاْیُ (وعدہ کرنا) وَاٰی یَئِیْ بروزن وَقٰی یَقِیْ ✤

(۹)۔ مہموز اللام و اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْمَجِیْءُ (آنا) جَاءَ یَجِیْءُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْمَشِیْئَۃُ۔ (چاہنا) شَاءَ یَشَاءُ ✤

(۱۰) مہموز الفاء و مضاعف باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یَؤُمُّ بروزن مَدَّ یَمُدُّ۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدہ مضاعف کو ترجیح دیں گے۔ پس اُؤْمُمْ میں یَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور آمَنَ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزہ متحرک دوسرے ہمزہ کو واؤ بنایا جائے گا ✤

(۱۱) مثال واوی و مضاعف باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوُدُّ۔ (دوست رکھنا) وَدَّ یَوَدُّ بروزن مَسَّ یَمَسُّ ✤



سبق نمبر (۵۷)

خاصیات ---- ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف خلقی باب کَرُمَ یَکْرُمُ اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنے اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خُجّہٌ وَّ مُجّ (نکلنا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لائے تو اَخْجَهُ اَجّ (نکالنا) ہوا جس میں زائد معنے تعدیت کے پیدا ہو گئے۔

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنے ماخذ کے اور معنے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے ذَہَبٌ (سونا) اسم جامد ہے اور ذَہَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنے پیدا ہو اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن میں سے ہر ایک میں کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضَرَبَ ۔ نَصَرَ۔ سَمِعَ) کثیر الخواص ہیں ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور اُمّ الابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں۔

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

بیان خاصیّت	باب
اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنے یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار غلبہ کیواسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں) مگر میں جھگڑنے میں اُس پر غالب آتا ہوں ٭	خَصَمَ یَخْصُمُ
اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ مگر جب کہ مثال واوی یا اجوف یائی ناقص یائی ہو جیسے بَایَعَنِیْ زَیْدٌ فَبِعْتُہٗ (زید مجھ سے خرید فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید وفروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں) ٭	ضَرَبَ یَضْرِبُ

تنبیہ :- اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئیے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص واوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے ضَارَبَنِیْ زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ (زید میں اور مجھ میں مار کٹائی ہوتی ہے مگر میں اُس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہار غلبہ عموماً ضَرَبَ سے ہوگا جیسے هَایَانِیْ زَیْدٌ فَهَیْتُہٗ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیرکی میں اس پر غالب آتا ہوں) ٭

ان دونوں مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضم الرّا اور اِهْیُو کو اَهْیُو بکسر الہا پڑھیں گے۔ اگرچہ در اصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموم الہا ہے ٭

سبق نمبر (۵۸)

بیان خاصیت

نمبر	
باب سمع یسمع ۱۰۹	یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج خوشی بیماری۔ رنگ عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمناک ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)
باب فتح یفتح ۹۹	اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی[1] ہو۔ جیسے ذَہَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) مگر رَکَنَ یَرْکَنُ و اَبٰی یَاْبٰی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ:۔ عین یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا۔

باب کرم یکرم ۹۹	یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہوگئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فَقُہَ (سمجھدار ہوا) اَدُبَ (صاحب ادب ہوا)

نکتۂ لطیفہ:۔ اوصاف خلقی و عوارض نفسانی باب سمع سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَسُنَ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ حَزِنَ۔

باب حسب یحسب ۹	اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند الفاظ مثال واوی کے آتے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ

[1] حرف حلقی چھ ہیں۔ ہمزہ[1]۔ ہا[2]۔ حاء[3]۔ خاء[4]۔ عین[5] و غین[6]

سبق نمبر (۵۹ و ۶۰)

ابواب ثلاثی مزید فیہ

نام	بابیہ	افعال	تفعیل
تعدیہ	لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) أَخْرَجْتُہٗ (میں نے اس کو نکالا) حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) أَحْفَرْتُہٗ نَهْرًا (میں نے اس سے نہر کھدوائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُہٗ (میں نے اسکو خوش کیا)
تصییر	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔	أَشْرَکْتُ النَّعْلَ {میں نے جوتی تسمہ دار بنائی (ماخذ شراک - تسمہ)	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ {میں نے کمان کو زہ دار بنایا (ماخذ وتر)
سلب	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا	شَکَا زَیْدٌ زید نے شکایت کی فَأَشْکَیْتُہٗ میں نے اس کی شکایت کو دور کیا	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ {میں نے اونٹ سے قراد (چیچڑی) کو دور کیا} ماخذ قراد
بلوغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنی نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)
مبالغہ	کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا۔	أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما)
وجدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا	أَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	... ...

ابواب باقیہ کے خواص

تعریض	مفعول کو محل ماخذ میں پہنچانا	اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بکنے کی جگہ لے گیا یعنی منڈی میں)	... ...
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا	اَلْبَنَ الْبَقَرُ گائے دودھ والی ہو گئی ماخذ لَبَن	نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا، ماخذ نَور
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کاٹنے کا وقت پہنچا ماخذ حصاد	... ...
مطاوعت فَعَّلَ	فعّل کے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا۔	بَشَّرْتُهُ فَاَبْشَرَ (میں نے اس کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا)	... ...
نسبت ماخذ	کسی چیز کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا	اَكْفَرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)	فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی) ماخذ فسق
الباس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا	... ...	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُلّ
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا	... ...	ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا) ماخذ ذَہَب
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	... ...	نَصَّرَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی
قصر	اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	... ...	هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بغیر مجرد کے	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مجرد شفقت (مہربانی کرنا)	كَلَّمْتُهُ (یعنی اس سے کلام کیا) ماخذ مجرد کلم (مجروح کرنا)

سبق نمبر (۲۱)

نام	باب	تَفَعُّل	
تکلف	ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا	تَکَوَّفَ زَیْدٌ (زید بتکلف کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت
تجنب	ماخذ سے پرہیز کرنا	تَأَثَّمَ زَیْدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہ سے پرہیز کیا) ماخذ حوب
تعمل	ماخذ کو کام میں لانا	تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ ترس
اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا	تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَیْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تَأَبَّطَ الصَّبِیَّ عَمْرٌو (عمرو نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ ابط
تدریج	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا	تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ
تحول	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا	تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانی	تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمرو دریا کی مانند ہو گیا) ماخذ بحر
صیرورت	اس کے معنی اوپر گذر گئے	تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہو گیا) ماخذ مال	... ...
مطاوعت فعل	"	عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا) ماخذ علم	... ...
ابتداء	"	تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا) مادہ مجرد کلم (زخم کرنا)	... ...

* اس باب میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے۔

سبق نمبر (۶۲)

نام	باب	مُفَاعَلَة	تَفَاعُل
اشتراک	دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا مگر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم دھول دھپا کیا)
تخییل[۱]	دوسرے کو حصولِ ماخذ کا اپنے میں دکھانا	... ...	تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید نے دکھاوے کیلئے اپنے تئیں بیمار بنایا)
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَيْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ	... ...
موافقت افعل	افعل کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُهُ (میں نے اس کو دور کیا) بمعنی اَبْعَدْتُهُ (?)	... ...
موافقت فعّل	فعّل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّيْءَ (میں نے اسکو دوچند کردیا) بمعنی ضَعَّفْتُ	... ...
مطاوعت فاعَل	اس کے معنے اوپر گذرے	... ...	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسکو چیز دی پس اس نے لے لی)
ابتدا		... ...	تَبَارَكَ اللّٰهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد اسکا بَرَكَ ہے (یعنی اونٹ بیٹھا)

فائدہ۔ باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کیواسطے آتے ہیں۔ لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنے میں کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں۔

[۱] تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ فعل طبعاً مکروہ۔

سبق نمبر (۶۳)

نام	باب	افتعال	استفعال ۵
اتخاذ	معنے اوپر گذرے	اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر	اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندوستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن
تصرف	تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ ۵ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب	... ...
تخیّر	فاعل کا فعل اپنے لئے کرنا	اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے اپنے لئے جو ماپے) ماخذ کیل	... ...
مطاوعت فعّل	معنے اوپر گذرے	حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)	... ...
طلب	ماخذ طلب کرنا	... ...	اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر
لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا	... ...	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہوا) ماخذ رقعہ
وجدان ۷	معنے اوپر گذرے ص ۹۷	... ...	اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اسکو کریم پایا) ماخذ کرم
حسبان	کسی چیز کو موصوف بماخذ گمان کرنا	... ...	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اسکو نیک گمان کیا) ماخذ حسن
تحوّل	قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا	... ...	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر
قصر	معنے اوپر گذرے ص ۹۸	... ...	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)

۵ کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (یعنی ہر جی کو اس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو۔ اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ باقاعدہ برائی کے لئے کوشش کی ہو) ۶ چونکہ اس باب کے معنے میں طلب ہوتی ہے اس لئے فعل لازم اس باب میں آکر متعدی ہو جاتا ہے۔ ۷ وجدان میں معنے یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنے شک کے ۔

سبق نمبر (۴۲)

نام باب	لزوم و علاج	مطاوعت فعّل و افعل	ابتدا	مبالغہ و لون و عیب	[illegible]
باب افعلال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آئے اس کے واسطے ضرور ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو۔ اس کے فا کلمہ میں یہ سات حرف نہیں آتے۔ ل۔ م۔ ر۔ ن اور تین حرف علت۔ اگر یہ حرف ہوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں۔				
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	...	...
باب افعیلال	ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالباً آتا ہے۔				
	...	...	...	[illegible]	...
باب افعوّال	اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔				
	...	...	...	[illegible]	...
باب افعنلال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اس کے معنے سے مناسبت رکھتا ہے				
	...	...	...	...	...

*۔ اقتضاب اور اقتضا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور بعض کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنے مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید میں نہیں ہوتے جیسے اشفق مزید فیہ کے معنے ہیں ڈرا۔ اور مجرد شفق کے معنے ہیں مہربان ہوا۔

سبق نمبر (۶۵)

ابوابِ رباعی مجرد اور مزید فیہ کے خواص

نامِ باب	فَعْلَلَ	الباسِ ماخذ	تعمّل	اتّخاذ	تحوّل	مطاوعتِ فَعْلَلَ	مبالغہ	اقتضاب
فَعْلَلَ	اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کم تر جیسے دَحْرَجَ۔ زَلْزَلَ۔ بَلْأَزَ							
فَعْلَلَ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	...	...	...	...
تَفَعْلَلَ	...	...	[illegible]	...	[illegible]	[illegible]	...	...
اِفْعَلَّلَ	...	...	...	...	...	...	...	[illegible]
اِفْعَنْلَلَ	...	...	...	...	...	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنبیہ:- ابوابِ ملحقات معانی اور خاصیات میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے۔

سبق نمبر (۶۶)

اسم جامد کے اوزان اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آسکتے ہیں۔

(۱) **ثلاثی مجرد۔** فاء کلمہ کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں مگر اہل عرب اسم میں ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمہ کے ثقیل سمجھتے ہیں۔ اسی لئے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دونوں ساقط ہوکر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے:-

فَلْسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (کوّا) عُنُقٌ (گردن)۔

فائدہ:- بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ اور فِعِلٌ و فُعُلٌ و فَعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے۔ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

(۲) **اسم رباعی مجرد۔** اس کے پانچ وزن ہیں:-

جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرائش) بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق)۔

(۳) **اسم خماسی مجرد:-** اسکے چار وزن ہیں:-

سَفَرْجَلٌ (بہی) قِذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (حقیر چیز)

(۴) **اسم خماسی مزید فیہ۔** ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں۔

عَضْرَفُوْطٌ (باہمنی) خُزَعْبِيلٌ (باطل) قِرْطَبُوسٌ (زبردست اونٹنی) قَبَعْثَرَی (موٹا اونٹ) خَنْدَرِيسٌ (شراب کہنہ)۔

سبق نمبر (۶۷)

مصدر کا بیان

اوزان سماعی | ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں:۔

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ ان مصادر کے حرف آخر میں زیادت کی جاتی ہے

(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ ان مصادر کے اول اور وسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

فَعْلٌ اصلی وزن ہے جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا)

فَعْلَةٌ (بزیادت تا) جیسے رَحْمَةٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَةٌ (گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا) کُدْرَةٌ

فَعْلٰی (بزیادت الف مقصورہ) جیسے دَعْوٰی (بلانا) ذِکْرٰی (یاد کرنا) بُشْرٰی (خوشخبری دینا)

فَعْلَانٌ (بزیادت الف و نون) لَیَّانٌ (مڑنا) حِرْمَانٌ (بے نصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)

فَعَلٌ (بلا زیادت حرف) جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈنا) خَنِقٌ (گلا گھونٹنا)

فَعَلَةٌ (بزیادت تا) جیسے غَلَبَةٌ (غالب ہونا) سَرِقَةٌ (چرانا)

فَعَلَانٌ (بزیادت الف و نون) جیسے نَزَوَانٌ (کودنا)

فِعَلٌ (بلا زیادت) جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) هُدًی (راہ دکھانا)

فَعَالٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے ذَهَابٌ (جانا) صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)

فَعَالَةٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے زَهَادَةٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَایَةٌ (جاننا) بُغَایَةٌ (نافرمانی کرنا)

فَعِیلٌ و فُعُولٌ (بزیادت یا و واو) جیسے وَمِیضٌ (چمکنا) دُخُولٌ (آجانا)

فَعِیلَةٌ و فُعُولَةٌ (بزیادت تا) جیسے قَطِیعَةٌ (رشتہ کرنا) صُعُوبَةٌ (سخت ہونا)

مَفْعَلٌ (بزیادت میم در اول) جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)

مَفْعَلَةٌ (بزیادت تا) جیسے مَسْعَاةٌ (کوشش کرنا) مَحْمَدَةٌ (سراہنا)

فائدہ:۔ فَعُولٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا

اور وہ پانچ یہ ہیں :-
وُضُوْءٌ (وضو کرنا) طُہُوْرٌ (پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وُقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا) قُبُوْلٌ (قبول کرنا) +
چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں :-
اسم فاعل کی مثال :- جیسے کَاذِبَۃٌ (بمعنی کذب) بَاقِیَۃٌ (بمعنی بقا) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ (کیا تو ان میں سے کسی کیلئے بقا دیکھتا ہے) +
اسم مفعول کی مثال :- جیسے مَیْسُوْرٌ (بمعنی یُسر) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے اور اس سے مصدر کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَۃٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَۃٌ اسم مجرد ایسا ہی اِعْطَاءٌ و عَطَاءٌ۔ اِمْہَالٌ و مُہْلَۃٌ۔ اِبْیَاضٌ و بَیَاضٌ۔ بعض لوگ ان اسماء کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں +

سبق نمبر (۶۸)

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ (بضم فا) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا۔ اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا۔ جَہِلَ جَہْلًا۔ اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَۃٌ۔ فِعَلٌ۔ فَعَلٌ۔ فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ کَرَامَۃً عِظَمًا۔ کَرَمًا۔ حُسْنًا +
(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ (مار ڈالنا) مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے کبھی اس کے آخر میں ۃ بھی لاحق ہوتی ہے۔ مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا)
(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنے وحدت کے بنا کیا جائے

تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر اور جب واسطے معنے نوع کے بنایا جائے تو فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلَسَ سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) مرّہ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں ۃ ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا جیسے ہِدَایَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۔ ہِدَایَۃٌ حَسَنَۃٌ

فائدہ:۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (لقمہ) اور فُعَالَۃٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشہ ناخن)

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں؛ اُن کے مصادر اوزان ذیل پر آتے ہیں:

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا) وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا) فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ہَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا) اور نیز فُعَالٌ دردوں اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا) فُعْلَۃٌ رنگوں کیواسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا) کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا)۔

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَالٌ اور فِعِّیْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ ۔ حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَۃٌ

سبق نمبر (۶۹)

تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں:

(۱) ۃ[1] یہ علامت تانیث کی ہے اسمائے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کیلئے لگائی جاتی ہے جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَأَةٌ قَاتِلٌ سے قَاتِلَةٌ۔

(۲) الف مقصورہ:- افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلیٰ اس کے لگانے سے بنتا ہے جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنیٰ (نیک عورت)۔

(۳) الف ممدودہ:- افعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت)۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی۔

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے۔

لفظی:- وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَةٌ (اندھیرا) بُشْریٰ (خوشخبری)۔ صَحْرَاءُ (جنگل) اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

---

[1] ۃ تانیث کے علاوہ اور مطلب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً تَمْرَةٌ۔ لوزع جس کا بیان صفحہ ۱۱۳ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی وحدت اور جمع کیواسطے بھی جیساکہ جمع کے بیان میں مذکور ہوگا۔

مؤنث سماعی کی شناخت کیواسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کیے جاتے ہیں :-

اوّل :- وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-

(الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمرٌ۔ خُرطُومٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ ٭

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے رِیحٌ۔ صَرصَرٌ وغیرہ ٭

(د) دوزخ کے کل نام جیسے جَہَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ ٭

(ہ) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے ٭

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں ٭

(الف) شہروں کے نام بنا دیل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں ٭

(ب) حرف ہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً مِنْ۔ اِلیٰ وغیرہ ٭

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) عَبِیدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث[1] ہیں

---

[1] کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو سے معلوم ہوگا ٭

سبق نمبر (۴۷)

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ۔ اِمْرَأَةٌ ۔

۲۔ تثنیہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ما قبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ ۔ اِمْرَأَتَانِ ۔

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:۔

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں وٓ کا بدل ہو تو وٓ ہو جاتا ہے جیسے عَصًا سے عَصَوَانِ اور یٓ کا بدل ہو تو یٓ ہو جاتا ہے جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً یٓ ہو جاتا ہے۔ خواہ وٓ یا یٓ کا بدل ہو۔ جیسے مُصْطَفًی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ اور مُجْتَبًی (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ۔

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا وٓ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ورنہ جائز جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ ۔ کِسَاوَانِ ۔

ۓ تثنیہ کی اصلی علامت تو الف ما قبل مفتوح اور نون مکسور ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں یٓ ما قبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ اس کا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ۔

ۓ اس بات کی شناخت کہ الف وٓ کا بدل ہے یا یٓ کا یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی بصورت الف ہو تو وٓ کا بدل سمجھو۔ اور بصورت یٓ ہو تو یٓ کا۔ اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً یٓ کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

۳۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں :۔
اوّل جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں وْ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وْ ۔نَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور آ۔تَ لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے ہِنْدٌ سے ہِنْدَاتٌ۔ اگر واحد کے آخر میں تا تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ ۔

تنبیہ :۔ جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے
۱۔ اگر عَلَمْ مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع (وْ۔ نَ) سے آئیگی جیسے زَیْدٌ۔ زَیْدُوْنَ۔ قَاتِلٌ۔ قَاتِلُوْنَ ۔

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو تو جمع آ۔تَ سے آئے گی۔ جیسے ہِنْدٌ۔ ہِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَۃٌ۔ قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) صَافِنَاتٌ ۔

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر علم یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاہِقٌ کی جمع نَاہِقُوْنَ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے۔ اَرْضٌ۔ سَنَۃٌ کی جمع اَرَضُوْنَ۔ سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے ۔

دوم جمع مکسر۔ جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔
دوسری جمع کثرت۔ جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔
جمع قلّت کے چار وزن ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :۔

سبق نمبر ۱۷ (۲۷)

جمع قلّت کے اوزان

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	امثلہ
۱۔ اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ جمع۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔ قَوْسٌ (کمان) جمع اَقْوُسٌ اور عَیْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ شاذ ہے۔ اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور مؤنث معنوی ہو یہ جمع بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ ؂
۲۔ اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے۔ خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ جمع۔ ضَیْفٌ (مہمان) اَضْیَافٌ جمع ؂
	فُعْلٌ / فِعْلٌ / فَعَلٌ / فَعِلٌ	جُحْرٌ (سوراخ) اَجْحَارٌ جمع — عِیْدٌ (دم) اَعْیَادٌ جمع — بَطَلٌ (جوان) اَبْطَالٌ جمع — کَتِفٌ (مونڈھا) اَکْتَافٌ جمع — ... ...
	فُعُلٌ / فِعَلٌ / فَعُوْلٌ / فِعَلٌ اسم / فَعِیْلٌ صفت	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ جمع — عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ جمع — عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ جمع — عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ جمع — شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ جمع
۳۔ اَفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو۔ جیسے طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ جمع۔ رَغِیْفٌ۔ (روٹی) اَرْغِفَةٌ جمع۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ جمع ؂
۴۔ فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ / فَعَلٌ / فُعَالٌ	صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَةٌ (لڑکے) جمع — فَتًی (جوان) فِتْیَةٌ ...... جمع — غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ ...... جمع

(۱) جمع قلت چہار است اَفْعِلَۃٌ ؂ ؂ ؂ اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و فِعْلَۃٌ۔ اَفْعِلَۃٌ۔

جمع کثرت کے اوزان

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرط	امثلہ
فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ	أَحْمَرُ (سُرخ) حُمْرٌ جمع
فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ جمع ۔ کِتَابٌ (کتاب) کُتُبٌ جمع
	فَعِيلٌ	اسم یا صفت	رَغِيفٌ (روٹی) رُغُفٌ جمع ۔ نَذِيرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ جمع
	فَعُولٌ	بمعنی فاعل	عَمُودٌ (ستون) عُمُدٌ جمع ۔ صَبُورٌ (صابر) صُبُرٌ جمع
فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ جمع
	فُعْلَةٌ	اسم ہو	غُرْفَةٌ (تیسری منزل کا کمرہ) غُرَفٌ جمع ۔ تُخْمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ جمع
	فُعْلَى	مؤنث اسم تفضیل	نُصْرَى (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ جمع
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ جمع ۔ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ جمع
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ جمع
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	......	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ جمع
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَةٌ	صفت	نَائِمٌ ۔ نَائِمَةٌ (خوابیدہ) نُوَّمٌ جمع
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل صحیح	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ جمع
فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف	زَنْدٌ (پہنچا) زِنَادٌ جمع ۔ صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ جمع
	فَعَلٌ	مضاعف اجوف ناقص نہ ہو	جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ جمع ۔ حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ جمع
	فَعَلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ جمع ۔ رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ جمع
	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيمٌ ۔ كَرِيمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ جمع
	فَعْلَى	مؤنث فعلان	عَطْشَى (پیاسی عورت) عِطَاشٌ جمع

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
فُعُولٌ	فَعْلٌ فَعَلٌ فُعْلَةٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ (پیسہ) فُلُوسٌ جمع۔ جَمَلٌ (اونٹ) جُمُولٌ جمع قُرْءٌ (حیض) قُرُوءٌ جمع۔ ذَكَرٌ (نر) ذُكُورٌ جمع بُرْدَةٌ (م) بُرُودٌ جمع
فُعْلَانٌ	فَعِيلٌ فَاعِلٌ أَفْعَلُ فُعَالٌ	غیر صفت صفت	رَغِيفٌ (م) رُغْفَانٌ جمع رَاكِبٌ (سوار) رُكْبَانٌ۔ أَحْمَرُ حُمْرَانٌ۔ شُجَاعٌ شُجْعَانٌ
فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ فُعَالٌ فُعَلٌ فَعَلٌ فُعْلٌ	صفت اسم اجوف	سَرِيعٌ (تیز رو) سِرْعَانٌ۔ شُجَاعٌ۔ شِجْعَانٌ ۔ صُرَدٌ (ممولا) صِرْدَانٌ ۔ تَاجٌ (تاج) تِيجَانٌ۔ عُودٌ (لکڑی) عِيدَانٌ
فَعْلَى	فَعِيلٌ	بمعنی مفعول	جَرِيحٌ (مجروح) جَرْحَى ۔
فِعْلَى	فَعَلٌ فَعِلَانٌ	صرف دو لفظ ہیں	حَجَلٌ (چکور) حِجْلَى۔ ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبَى
فُعَلَاءُ	فُعَالٌ فَعِيلٌ فَاعِلٌ	صفت صفت	جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ۔ شُجَاعٌ۔ شُجَعَاءُ شَرِيفٌ شُرَفَاءُ۔ شَاعِرٌ۔ شُعَرَاءُ
أَفْعِلَاءُ	فَعِيلٌ	صفت عاقل ناقص ہو یا مضاعف ہو	غَنِيٌّ (دولتمند) أَغْنِيَاءُ۔ حَبِيبٌ (دوست) [illegible]
فَعَالَى	فَعْلَاءُ فِعْلَى فَعْلَى فَعْلَانُ	اسمی صفت صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارَى۔ فَتْوَى (حکم شرعی) فَتَاوَى ذِفْرَى (گدی) ذَفَارَى۔ سَلْمَى (نام عورت) [illegible] حَرْمَى (مستی بکری) حَرَامَى۔ خُنْثَى (ہیجڑا) خَنَاثَى سَكْرَانُ۔ سَكَارَى ۔
فُعَالَى	فَعِيلٌ فَعْلَانُ	صفت صفت	أَسِيرٌ (قیدی) أُسَارَى سَكْرَانُ۔ سُكَارَى ۔
...	...	...	...

منتہی الجموع کے اوزان

	وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
(۱) پنج حرفی پہلا دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف اور چوتھا مکسور*	مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ	اسم ظرف	مَسْجِدٌ. مَسَاجِدُ جمع - مِضْرَبٌ. مَضَارِبُ جمع
		مَفْعُلَةٌ	اسم آلہ	مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جمع
	فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ	اسم ہو یا صفت	كَاثِبَةٌ (پیش شانہ اسپ) كَوَاثِبُ جمع - نَائِمَةٌ. نَوَائِمُ جمع -
		فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ جمع - نَاهِقٌ (ہینگنے والا) نَوَاهِقُ جمع
	فَعَائِلُ	فَعِيْلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِيْنَةٌ (کشتی) سفائن جمع - لَطِيْفَةٌ (عمدہ) لطائف جمع
		فَعُوْلَةٌ	صفت	عَجُوْزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ جمع -
		فِعَالَةٌ	اسم	حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ جمع - رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جمع - ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ جمع
		فَعَالٌ	اسم	شَمَالٌ (خصلت) شَمَائِلُ جمع -
	فَعَالٰی	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارٰی جمع - عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارٰی جمع
		فَعْلٰی	اسم	فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوٰی جمع
		فِعْلٰی	اسم	ذِفْرٰی (پس گوش) ذَفَارٰی جمع
(۲) شش حرفی پہلا دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف اور چوتھا مکسور پانچویں ی ساکن	مَفَاعِيْلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيْحُ جمع
		مَفْعُوْلٌ	...	مَلْعُوْنٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِيْنُ

تنبیہ:- جو اسم رباعی یا اس کا ہم وزن ہو اسکی جمع قیاسًا اوزان نمبر (۱) کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَافِرُ - اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ - اگر آخر میں ۃ ہو تو گرجائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ. تَجَارِبُ - اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو یٰ ماقبل مکسور سے بدل کر اس کی جمع وزن نمبر (۲) کی صورت میں ہوگی - جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيْسُ. سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِيْنُ. اِقْلِيْمٌ (ولایت) اَقَالِيْمُ - جو خماسی ہو اس کا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ - جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسکو بھی گرادو جیسے عَنْدَلِيْبٌ بلبل (عنادل جمع)

(۱) کبھی جمع کے حروف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور اور اس کو اصطلاح میں جمع من غیر لفظہ کہتے ہیں جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اُولُو ۔ (۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّهَاتٌ ۔ فَمٌ (منہ) اَفْوَاهٌ ۔ مَاءٌ (پانی) مِيَاهٌ ۔

(۳) کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا ۔ صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی و کشتیہا) ۔

(۴) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے اور اسکو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے ۔

كَلْبٌ (کتا) اَكْلُبٌ ۔ اَكَالِبُ } حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ ۔ حُمُرَاتٌ
نِعْمَةٌ (نعمت) اَنْعُمٌ ۔ اَنَاعِمُ } بَيْتٌ (گھر) بُيُوتٌ ۔ بُيُوتَاتٌ

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں ۔ ان کو اسم جنس کہتے ہیں ۔ جیسے

شَجَرَةٌ (درخت) شَجَرٌ (درختہا) | كَمْءٌ (کھمبی) كَمْأَةٌ (کھمبیاں)
تَمْرَةٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں) | جَبْءٌ (ایک قسم کی کھمبی) جَبْأَةٌ (بہت سی کھمبیاں)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنے پائے جاتے ہیں اور ان کا واحد نہیں ہوتا جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَهْطٌ (جتھا) یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے نہیں ملتا جیسے رَاكِبٌ (سوار) رَكْبٌ (سواران) رَفِيقٌ (ہمراہی) رُفْقَةٌ (ہمراہیاں) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاراں) صَاحِبٌ (صاحب) صَحَابَةٌ (صاحبان) ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں ۔

سبق نمبر (۴۷)
نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یائے مشدّد ماقبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں اور اسطرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے ھِنْدِیٌّ جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو، مَسِیْحِیٌّ جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو۔

نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے کُوْفَۃٌ۔ کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃُ۔ مَکِّیٌّ اور نسبت سے بعد مؤنث کیلئے ۃ زیادہ کر دی جاتی ہے۔ جیسے کُوْفِیَّۃٌ و مَکِّیَّۃٌ ✦

(۲) فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ۔ فُعَیْلَۃٌ جب ناقص ہو تو پہلی ی کو دور کریں اور دوسری کو و سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِیٌّ۔ عَلَوِیٌّ۔ غَنِیَّۃٌ۔ غَنَوِیٌّ۔ اُمَیَّۃُ۔ اُمَوِیٌّ ✦

(۳) جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علت اور ۃ کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدِیْنَۃٌ۔ مَدَنِیٌّ۔ کَھُوْلَۃٌ کَھَلِیٌّ۔ جُھَیْنَۃٌ۔ جُھَنِیٌّ۔ مگر طَبِیْعَۃٌ اور سَلِیْقَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ صحیح سے ی نہیں گرتی جیسے رَبِیْعٌ۔ رَبِیْعِیٌّ عُبَیْدٌ۔ عُبَیْدِیٌّ مگر ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے ✦

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رِضیٰ۔ رِضَوِیٌّ ✦

مَوْلیٰ۔ مَوْلَوِیٌّ اور پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفیٰ

مُصْطَفِیٌّ مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے +

۶۔ الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ
قُرَّائِیٌّ اور علامت تانیث ہو تو وؔ سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے
بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں
جائز ہیں جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ و سَمَاوِیٌّ +

(۷) جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم
مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے
شَافِعِیٌّ (امام شافعی رح کا پیرو) +

(۸) اگر یؔ تیسری جگہ بعد کسرہ یا یؔ کے ہو تو وؔ سے بدل جاتی ہے ما قبل
کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٍ (عَمِیٌّ) سے عَمَوِیٌّ۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ
اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور وؔ سے ابدال دونوں جائز ہیں
جیسے دِہْلِی سے دِہْلِیٌّ و دِہْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے
جیسے مُشْتَرِیْ سے مُشْتَرِیٌّ +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو
تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے جیسے اَخٌ اَخَوِیٌّ
اَبٌ۔ اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ۔ دَمَوِیٌّ +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے
جیسے نُوْرٌ۔ نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ۔ حَقَّانِیٌّ۔ هِنْدٌ۔ هِنْدَوَانِیٌّ
(سیف ہندی) مَرْوٌ۔ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی) رَیٌّ سے
رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا) یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے
بَدَوِیٌّ (جنگلی) +

سبق نمبر (۴۲)

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغییر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیر کریں اسے مکبر اور جو تغییر پا کر بنے اسے مصغر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اس کے مدلول کی چھوٹائی معلوم ہوتی ہے +

تصغیر کے پانچ وزن ہیں۔

(۱) فُعَیْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے رَجُلٌ - رُجَیْلٌ - عَبْدٌ عُبَیْدٌ۔

(۲) فُعَیْعِلٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ - مُضَیْرِبٌ - جَعْفَرٌ جُعَیْفِرٌ - سَفَرْجَلٌ - سُفَیْرِجٌ +

(۳) فُعَیْعِیْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ - قِرْطَاسٌ - قُرَیْطِیْسٌ خَنْدَرِیْسٌ خُنَیْدِرِیْسٌ +

(۴) فُعَیْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَکْرَانٌ سُکَیْرَانٌ - اَجْمَالٌ - اُجَیْمَالٌ +

(۵) فُعَیْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَیْرِجَلٌ +

فائدہ اگر مونث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں تا ظاہر کی جاتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَیْضَۃٌ - شَمْسٌ (سورج) شُمَیْسَۃٌ +

فائدہ :- علامت تانیث، تثنیہ و جمع و نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے جیسے طَلْحَۃٌ - طُلَیْحَۃٌ - حُبْلٰی حُبَیْلٰی - حَمْرَاءُ حُمَیْرَاءُ - رَجُلَانِ رُجَیْلَانِ ہِنْدَاتٌ - ہُنَیْدَاتٌ - بَصْرِیٌّ - بُصَیْرِیٌّ +

فائدہ :- جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو۔ تصغیر کے بعد اپنی اصل پر آجاتا ہے۔ جیسے مُذْ مُنَیْذٌ - عِدَۃٌ وُعَیْدَۃٌ - اِبْنٌ - بُنَیٌّ - بِنْتٌ - بُنَیَّۃٌ +

فائدہ :- الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں واؤ سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین نے بھی معرفہ و نکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی پر مشتمل ہے ٭

سبق نمبر (۵۷)

معرفہ و نکرہ کا بیان ٭

اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے۔ نکرہ۔ وہ ہے جو غیر معین شے پر دلالت ہو ٭

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) علم جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زَیْدٌ (نام شخص) اَلْکُوْفَۃُ (نام شہر) ٭
(۲) مُعرّف باللام۔ یعنے جس اسم پر اَلْ[1] داخل ہو جیسے اَلْحَبِیْبُ ٭
(۳) ضمیر۔ جیسے اَنَا (میں) اَنْتَ (تو) وغیرہ ٭
(۴) اسم اشارہ۔ جیسے ہٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ) ٭
(۵) اسم موصول۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جنہوں) ٭
(۶) جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔ ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ اسکی دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے اَنَا (میں) (۲) ضمیر متصل۔ جو اپنے ماقبل کا جز و بن کر مستعمل ہو جیسے ضَرَبْتَ کی (تَ)

[1] اَلْ حرف تعریف اور اسم نکرہ پر آ کر اس کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل، منصوب منفصل گردان یوں آئیگی

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	اِیَّاهُ	اِیَّاهَا	اِیَّاكَ	اِیَّاكِ	اِیَّایَ
تثنیہ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُمَا	اِیَّانَا
جمع	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهُنَّ	اِیَّاكُمْ	اِیَّاكُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع، منصوب، مجرور۔ بیان ان سب کا حسب ذیل ہے۔

(۱) ضمائر مرفوع متصل

ان کی دو قسمیں ہیں (۱) بارز (۲) مستتر۔

بارز:۔ (ظاہر) کو کہتے ہیں وہ تعداد میں گیارہ ہیں اَ۔ وْ۔ نَ۔ تَ۔ تِ۔ تُ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تُنَّ۔ نَا۔ یِ اور یِ مضارع و امر کے ساتھ خاص ہے۔

تفصیل ان کی سبق نمبر ۳۷ میں مذکور ہو چکی ہے۔

مُستتر:۔ (پوشیدہ) کو کہتے ہیں وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی بلکہ ذہن میں پائی جاتی ہے۔ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ اور تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِيَ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں أَنْتَ۔ أَضْرِبُ میں أَنَا نَضْرِبُ میں نَحْنُ۔

سبق نمبر (۱۶)

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اس کو مارا) میں ہٗ ضمیر مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی:-

غائب	مخاطب	متکلم	
ضَرَبَہٗ	ضَرَبَکَ	ضَرَبَنِیْ[1]	...
ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَنَا	...
ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَکُمْ	...	...
ضَرَبَهَا	ضَرَبَکِ	...	...
ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَکُمَا	...	...
ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَکُنَّ	...	...

[1] اصل ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبَیْ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ واسطے حفاظت فتحہ کے نؔ ماقبل یؔ کے بڑھا دیا۔ اس کو نون وقایہ کہتے ہیں ٭

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر واؤ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے اِضْرِبْہُ ٭

(۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور ان کی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے لَہٗ - لَهُمَا - لَهُمْ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم میں کہینگے - کِتَابُہٗ - کِتَابُهُمَا - کِتَابُهُمْ - کِتَابُهَا - کِتَابُهُمَا - کِتَابُهُنَّ

تنبیہ:- ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ماقبل اس کے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر یؔ معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے بِہٖ اور اگر ماقبل یؔ ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلَیْہِ. فِیْہِ ٭

سبق نمبر (۷۷)

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کیواسطے یہ الفاظ مقرر ہیں:-

	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکر	ذا	ذانِ	أُولاءِ (بالمد)
مؤنث	تا۔ تہ۔ تہی۔ تی ذہ۔ ذہی۔ ذی	تانِ	أُولیٰ (بالقصر)

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے

مذکر	ھٰذا	ھٰذانِ	ھٰؤُلاءِ
مؤنث	ھٰذِہٖ	ھا تانِ	

اسم اشارہ قریب کے بعد کَ یا لِکَ لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

مذکر	ذاکَ ذالِکَ	ذانِکَ	أُولٰئِکَ
مؤنث	تاکَ تِلکَ	تانِکَ	أُولاکَ

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

	قریب کے واسطے	بعید کیواسطے
	ھُنا۔ ھٰھُنا	ھُنا۔ ھُناکَ۔ ھُنالِکَ۔ ثَمَّ۔ ثَمَّہْ

اسمائے موصول کیواسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں:-

مُذکر	اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ۔ اَلْاُلیٰ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ۔ اَللَّوَاتِیْ اَللَّائِیْ اَللَّاءِ

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۴۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد صفتی:
اسم عدد ذاتی :- وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے ۔
اسم عدد صفتی :- وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا) اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں

صورت عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد	صورت عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد
۱	وَاحِدٌ / أَحَدٌ	وَاحِدَةٌ / اِحْدٰی	۱۱	أَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ / ثِنْتَانِ	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَةَ
۴	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ	۱۴	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِ عَشْرَةَ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ
۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ	...	...	...

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق شیٔ اس کے ہے اور تین سے دس تک خلاف قیاس۔ یعنی مذکرہ کے ساتھ ۃ اور مؤنث بغیر ۃ کے اور ۱۱ و ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں ۔ اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جز کے ساتھ ۃ آئے گی اور مؤنث میں دوسری جز کے ساتھ عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر و مؤنث برابر ہیں

اور ان کیواسطے یہ لفظ مقرر ہیں: عِشْرُوْنَ ۲۰۔ ثَلٰثُوْنَ ۳۰۔ اَرْبَعُوْنَ ۴۰
خَمْسُوْنَ ۵۰۔ سِتُّوْنَ ۶۰۔ سَبْعُوْنَ ۷۰۔ ثَمَانُوْنَ ۸۰۔ تِسْعُوْنَ ۹۰۔ جب
اکائیاں ان کے ساتھ ملائی جائیں تو ۱ و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے
موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد
سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کیلئے مِائَۃٌ اور ہزار کیلئے
اَلْفٌ مقرر ہے۔ اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک
پہنچتا ہے۔ مثلاً مِائَۃُ اَلْفٍ (ایک لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ (دس لاکھ) وغیرہ۔

فائدہ:۔ بولتے وقت اَحَادْ (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عشرات کو
پھر مِأٰت کو اور اُلُوْف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجہ کے بعد و
عاطفہ بڑھائی جائے جیسے ھٰذِہٖ السَّنَۃُ سَنَۃُ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ
وَثَلٰثَ مِائَۃٍ وَاَلْفٍ مِّنَ الْہِجْرَۃِ یعنی سنہ ۱۳۱۴ ھجری۔

اسمائے اعداد وصفی:۔ پہلے عدد کے سوا فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور
ان کی تذکیر تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی
سے اسطرح آتے ہیں:۔

اَوَّلٌ مذکر کیواسطے	اُولٰی مؤنث کیواسطے	سَادِسٌ مذکر کیواسطے	سَادِسَۃٌ مؤنث کیواسطے
ثَانٍ " "	ثَانِیَۃٌ " "	سَابِعٌ " "	سَابِعَۃٌ " "
ثَالِثٌ " "	ثَالِثَۃٌ " "	ثَامِنٌ " "	ثَامِنَۃٌ " "
رَابِعٌ " "	رَابِعَۃٌ " "	تَاسِعٌ " "	تَاسِعَۃٌ " "
خَامِسٌ " "	خَامِسَۃٌ " "	عَاشِرٌ " "	عَاشِرَۃٌ " "

اس سے آگے حَادِیْ عَشَرَ وَحَادِیَۃَ عَشَرَ وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے

اعداد کسری:۔ کسور نصف کے سوا تہائی سے دسویں حصہ تک فُعْلٌ کے وزن پر آتے
ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے:
نِصْفٌ۔ ثُلُثٌ۔ رُبُعٌ۔ خُمُسٌ۔ سُدُسٌ۔ سُبُعٌ۔ ثُمُنٌ۔ تُسُعٌ۔ عُشْرٌ
$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{4}$ $\frac{1}{5}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{7}$ $\frac{1}{8}$ $\frac{1}{9}$ $\frac{1}{10}$
عُشْرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزْءٌ مِنْ اَحَدَ
عَشَرَ ($\frac{1}{11}$) وغیرہ۔

سبق نمبر (۸۰)

حروف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حرف عاملہ (۲) حرف غیر عاملہ

(۱) حرف عاملہ کسی کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ نہیں کرتے۔ حرف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

حروف الجر:- تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں:-

۱ بَاءْ۔ ۲ تَاءْ۔ ۳ کَاف۔ ۴ لَام۔ ۵ وَاوْ۔ ۶ مُنْذُ۔ ۷ مُذْ۔ ۸ خَلَا۔ ۹ رُبَّ۔ ۱۰ حَاشَا۔ ۱۱ مِنْ۔ ۱۲ عَدَا۔ ۱۳ فِیْ۔ ۱۴ عَنْ۔ ۱۵ عَلٰی۔ ۱۶ حَتّٰی۔ ۱۷ اِلٰی

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)

زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)

رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)

زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

... ...

تَاللّٰہِ لَاَقْتُلَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا)

اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

مَا رَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

رَأَیْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَیْدٍ (میں نے سب قوم کو دیکھا سوائے زید کے)

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَیْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گذرا)

رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے کمان سے تیر پھینکا)

اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَأْسِھَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھا لیا)

فائدہ:- عدا اور خلا کے پہلے جب لفظ ما آئے تو دونوں اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّھْطُ مَا عَدَا زَیْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَامَ الْقَافِلَۃُ مَا خَلَا بَکْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲) حروف مشبّہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں۔ جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ وہ یہ ہیں:-

اِنَّ یا اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لَیْتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ۔ ناصب اسم اند ورافع در خبر ضد ما و لا

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ (میں نے سنا کہ زید جانیوالا ہے)

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا (شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(۳) حروف النداء۔ تعداد میں پانچ ہیں یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ۔ ھمزہ۔ یَا عام ہے قریب وبعید دونوں کیواسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ بعید کیواسطے۔ اَیْ۔ ھمزہ قریب کیواسطے منادٰی معرفہ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور اسم مضاف منصوب جیسے یَا اَللّٰہُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ❖

(۴) حروف الشرط:- تعداد میں چار ہیں۔ اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اَمَّا ❖

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا)

لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ رض (اگر علی رض نہ ہوتا تو عمر رض تباہ ہو جاتا)

لَوْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اسکی عزت کرتا)❖

جَاءَ اَخَوَاکَ فَاَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَھَنْتُہٗ (تیرے دونوں بھائی آئے زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی ذلت کی)

(۵) حروف نواصب المضارع:- تعداد میں چار ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں:-

اَنْ ولَنْ پس کَیْ۔ اِذَنْ ایں چار حرف معتبر ❖ نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضاء

ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ❖

(۶) حروف جوازم المضارع۔ تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں:- اِنْ ولَمْ۔ لَمَّا ولامِ امر و لاء نہی نیز۔ پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا ❖ ان کا بیان بھی مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ❖

(۷) حرف النفی تعداد میں دو ہیں مَا و لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب

(حاشیہ:) [illegible] مَا زَیْدٌ قَائِمًا [illegible]

سبق نمبر (۸۱)
حروف غیر عاملہ کا بیان

حروف عطف گنتی میں دس ہیں۔
وَ - فَ - ثُمَّ - حَتّٰی - اَوْ - اِمَّا - اَمْ - لَا - بَلْ - لٰکِنْ

مثالیں	مثالیں
جَاءَ زَیْدٌ وَّ عَمْرٌو (زید اور عمرو آئے)	قَامَ رَشِیْدٌ فَمَأْمُوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پھر مامون)
اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اس کا بھائی)	قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی رَئِیْسُھُمْ (لوگ آئے یہاں تک کہ ان کا سردار بھی)
ھٰذَا اِمَّا حَجَرٌ وَّ اِمَّا شَجَرٌ (یہ پتھر ہے یا درخت)	ھٰذَا اِنْسَانٌ اَوْ حَیْوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)
قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)	مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا بلکہ عمرو)

(۲) حروف التنبیہ تین ہیں۔ اَلَا - اَمَا - ھَا۔

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)	ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)
	اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تم مت کرو)

(۳) حروف الایجاب - پانچ ہیں۔ نَعَمْ - بَلٰی - اِیْ - اَجَلْ - جَیْرِ
نَعَمْ واسطے ثبوت ما سبق کے آتا ہے مثلاً جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائیگا نَعَمْ۔ بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے جیسے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا۔
اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ۔ اِیْ وَاللّٰہِ
(۴) حروف التفسیر دو ہیں۔ اَیْ - اَنْ۔
ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ۔
نَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)
(۵) حروف الردع - صرف ایک لفظ کَلَّا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا۔ (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا)
(۶) حروف الاستفہام دو ہیں۔ ھَمْزَہ - ھَلْ جیسے اَجَاءَکَ زَیْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا) ھَلْ عِنْدَکَ دِرْھَمٌ (کیا تیرے پاس درہم ہے)

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں:۔
جیسے مَنْ ۔ مَاذَا ۔ اَیُّ ۔ مَتٰی ۔ اَیَّانَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیْنَ

مَنْ فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے؟)
مَاذَا یَقُوْلُ ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے؟)
مَتٰی تَذْھَبُ (تو کب جائیگا؟)
اَنّٰی لَكِ ھٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟)
مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے؟)
اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے؟)
اَیَّانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (قیامت کب ہوگی؟)
اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائیگا؟)

(۷) **حروف التحضیض والتوبیخ** تین ہیں ھَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔ جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا وَقَدْ کَانَ ضَیْفَكَ (تونے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)
اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا تَقْرَأُ فَتَکُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے۔

(۸) **حرف مصدر**۔ دو ہیں مَا، اَنْ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا اَیْ ضَرْبُكَ۔

(۹) **حرف توقع**۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی)، اَلْجَوَادُ قَدْ یَبْخَلُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)

(۱۰) **حرف التاکید**۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللہُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے)۔
اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

تمت بالخیر

فریدا بکڈپو کی مطبوعات ذیل کے پتوں سے

طلب فرمایئے

کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

اور

مکتبۂ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

217-3

الجی پرنٹنگ پریس دہلی

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں ا۔
جیسے مَنْ ۔ مَاذَا ۔ اَیُّ ۔ مَتٰی ۔ اَیَّانَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیْنَ ۔

مَنْ فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے؟	مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے ؟
مَاذَا یَقُوْلُ هٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے)	اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے؟)
مَتٰی تَذْهَبُ (تو کب جائے گا؟)	اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (قیامت کب ہوگی؟)
اَنّٰی لَكِ هٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟)	اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائے گا۔

(۷) حرف التحضیض والتوبیخ ۔ نہیں ہیں هَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا ۔ جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا وَقَدْ کَانَ ضَیْفَكَ (تونے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)
اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا تَقْرَأُ فَتَکُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے)
(۸) حرف مصدر ۔ دو ہیں مَا ، اَنْ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا اَیْ ضَرْبُكَ ۔
(۹) حرف توقع ۔ قَدْ ہے ۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنیٰ اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی) اَلْجَوَادُ قَدْ یَبْخَلُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)
(۱۰) حرف التاکید ۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

تمت بالخیر